REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA NO R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۵

شمارہ ۳۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائبین: بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۶ ہجری | ۴ تبوک ۱۳۶۵ ہش | ۴ ستمبر ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان یکم تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران بذریعہ ڈاک لندن سے موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور پُرنور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور چلی آ رہی ہے۔ قارئین سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

● مقامی طور پر تمام درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع

تربیتی، علمی، ورزشی اور دیگر متعدد مقابلوں کے دلچسپ پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرم فلاح الدین شاہ صاحب نیشنل قائد مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا چوتھا سالانہ اجتماع مورخہ ۸-۹-۱۰ مئی ۱۹۸۶ء کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہوا۔ جس میں ۸۰ اطفال نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں ہالینڈ کے خدام نے اس اجتماع میں شامل ہوتے ہوئے اپنی مجلس کی نمائندگی کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک جرمنی کے مختلف علاقوں سے آٹھ خدام نے بذریعہ سائیکل اجتماع میں شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس سے قبل مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے لوائے احمدیت اور مکرم عبد الباسط صاحب طارق مبلغ میونخ نے مغربی جرمنی کا جھنڈا لہرایا اس دوران فضا اللہ اکبر اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد محمد عربی زندہ باد۔ اور مرزا غلام احمد کی جے کے نعروں سے گونجتی رہی۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم بشارت احمد صاحب محمود مبلغ کرون کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب انور نے کی جس کے تلاوت کردہ آیات کا جرمن ترجمہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب انور نے پیش کیا اس کے بعد تمام خدام نے کھڑے ہو کر مجلس کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم محمد الیاس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نظم بعنوان "بلند ہمتی" خوش الحانی سے سنائی۔

بعد ازاں مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا اجتماع کے موقعہ پر ارسال کردہ پیغام مکرم نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی نے پڑھ کر سنایا مکرم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے اپنے پیغام میں ادائیگی نماز، تلاوت قرآن کریم، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ذکر الٰہی، قبول خلیفہ کے ذریعہ مجلس کے مقاصد حاصل کرنے اور دین کے لئے وقت کی قربانی دینے کی طرف خدام کو توجہ دلائی۔

صدر مجلس کے پیغام کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب محمود مبلغ کولون نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے اجتماع کے زیر موضوع (باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو۔"

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: مجلس انصار اللہ قادیان

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۴ تبوک ۱۳۶۵ ہش

بھگت جنوں کی فریاد

مذاہب عالم کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رشی، مُنی اور پیغمبر دنیا میں عین اُس وقت جلوہ گر ہوتے ہیں جب ہر طرف گناہوں اور بد اعمالیوں کا تسلط ہو جاتا ہے اور انسان اپنے خالق حقیقی سے بیگانہ ہو کر گناہ و معصیت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں بھٹکنے لگتا ہے۔ بلفظ دیگر جب زمانے کی حالت پکار پکار کر کسی مصلح ربانی کا تقاضا کرتی ہے تبھی پروردگار عالم کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے کسی برگزیدہ نبی، رشی اور مُنی کو مبعوث فرماتا ہے۔ جو فضاؤں پر مسلط گناہ و معصیت کی دبیز تاریکیوں کو دور کر کے انہیں پھر سے بُقعۂ نور بنا دیتا ہے۔ ازل سے جاری خالق کون و مکان کی اسی سنت مستمرہ کا ذکر کرتے ہوئے یوگیراج شری کرشن جی مہاراج گیتا (۷-۸) میں فرماتے ہیں کہ جب دنیا میں دھرم مٹ جاتا ہے اور بے دینی پھیل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ ضرور کسی برگزیدہ ہستی کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔

آج دنیا کے ہر معاشرے میں پھیلی ہوئی بے دینی، گمراہی، بداخلاقی، ناانصافی اور دوسری تمام بدعنوانیاں ہمارے سامنے بعینہٖ وہی نقشہ پیش کر رہی ہیں۔ جسے اسلامی لٹریچر میں قرب قیامت کا زمانہ اور ہندو شاستروں میں گھور کل یُگ قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو جگت میں جہاں ہر سال کرشن جی مہاراج کے یوم پیدائش کو "جنم اشٹمی" کے نام سے انتہائی عقیدت، احترام اور تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے وہاں خوشی اور مسرت کے اِن شادیانوں میں ہر بار کتنے ہی کرشن جی بھگتوں کی یہ درد بھری فریاد ماحول کو افسردہ اور غمگین بھی کر دیتی ہے کہ:-

"مُرلی منوہر!...... کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ آج تمہارے نام پر، مذہب کے نام پر، قومیت اور صوبہ پرستی کے نام پر کتنے فراڈ اور ظلم ہو رہے ہیں؟ بے گناہوں کے قتل ہو رہے ہیں، چاروں طرف لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ پرمیشور سے ملانے والے پاکھنڈی گورو بھولے بھالے عقیدتمندوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ کتنا پاکھنڈ اور فراڈ ہے ان لوگوں میں؟ کتنی خوبصورتی سے سجا رکھی ہیں اِن دھرم کے ٹھیکیداروں نے اپنی دکانیں؟ جہاں نجات کی راہ بتانے کی بجائے انسانی جسموں کا بیوپار ہوتا ہے۔ بد اعمالیوں کے ترازو پر انسانوں کو تولا جاتا ہے۔ کتنا فراڈ، پاپ اور انیائے ہو رہا ہے آج اِن آشرموں میں؟ تمہارے وقت میں تو ایک ہی پاپی کنس تھا۔ آج تو ہر گلی میں، ہر کوچے میں اور ہر بازار کی نکڑ پر کنس رُوپی ادھرمی اور پاپی اپنے بازو پھیلائے کھڑے ہیں۔ صنف نازک کا اغوا ہو رہا ہے مگر سننے والا نہیں کوئی اُن کی آواز۔ اندھے ہو گئے ہیں ہمارے حکمران اور گُنگ ہو گئی ہیں ہمارے مُنصفوں کی زبانیں ــ بھگوان! آپ نے کہا تھا کہ جب سنسار میں ادھرم بڑھ جائے گا۔ ظلم کی انتہا ہو جائے گی۔ کلجگ کے اثر سے بیٹا باپ کے...... اور بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو جائے گا تو پھر میں اس سنسار کی اصلاح کیلئے آؤں گا ــ کیا بھگوان ابھی وقت نہیں آیا؟..... میں تمہارے قدموں میں سر جھکا کر یہی التجا کرتا ہوں کہ ایک بار پھر آؤ، پھر آؤ، پھر آؤ۔" (روزنامہ ہند سماچار جالندھر، ۲۷ اگست ۸۶ء جنم اشٹمی ایڈیشن)

یہ ناگفتہ بہ صورت حال آج صرف ہندو جگت سے ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر مذہب کے پیروکار اپنے اپنے معاشرے میں بعینہٖ اسی قسم کی تکلیف دہ صورت حال سے دوچار ہیں مگر افسوس کہ جس طرح گزشتہ قوموں نے اپنے خود ساختہ معیاروں پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے مامورین الٰہی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا آج بھی تمام مذاہب کے پیرو اپنے خود ساختہ معیاروں پر پورا اُترنے والے ہی کی تلاش اور جستجو میں سرگرداں ہیں اور کوئی بھی اپنے اس معیار سے کم پر راضی ہونے کے لئے تیار نہیں۔

اِس موقعہ پر روزنامہ ہند سماچار کے مضمون نگار اور اُن جیسے بے شمار دوسرے متلاشیانِ حق و صداقت کو اِس حقیقت سے آگاہ کر دینا ہم اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں کہ اگر آپ کی تلاش اور جستجو کا یہ جذبہ صادقانہ ہے تو آیئے! ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اقوام عالم کا وہ موعود مصلح جس کی خبر شریمد بھگوت گیتا اور اتھرو وید نے دی تھی، جس کے زمانہ کو ہندو شاستروں میں گھور کل یُگ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، جس کا ذاتی نام اتھرو وید میں آ ۔ شمید ۔ ھی (یعنی احمد) اور جس کا مقام ظہور قدون (یعنی قادیان) بتایا گیا ہے، جس کی صداقت کے نشان کے طور پر پشپ نکھشتر میں چندرما، سورج اور برہسپتی کے ایک راشی میں جمع ہونے، چاند اور سورج کو گرہن لگنے اور بے پناہ جنگ و جدال اور قتل و غارت ہونے کی خبر دی گئی ہے ــــ زمانے کا وہ منتظر اور موعود مصلح اپنے مقررہ وقت اور علامتوں کے ساتھ مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مبارک وجود میں ظاہر ہوا اور ہندوستان کی تمام قوموں کو مخاطب کر کے آپ نے ۱۹۰۴ء میں یہ واشگاف اعلان بھی فرمایا کہ:-

"میرا اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں (عرصہ بیس برس یا کچھ زیادہ برسوں سے) اِس بات کی شہرت دے رہا ہوں کہ میں اُن گناہوں کے دُور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

مبارک ہے وہ ــــ جو وقت کے مامور کی اِس آواز کو سُنے اور اُس پر ایمان لائے۔

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دِل و جاں اُس پہ قرباں ہے

(خورشید احمد انور)

انحطاط پذیر معاشرہ

اہل عالم میں سیاست کبھی ایسی تو نہ تھی
اہل دانش میں رقابت کبھی ایسی تو نہ تھی

اپنے سائے سے بھی دہشت کبھی ایسی تو نہ تھی
نوعِ انساں میں جہالت کبھی ایسی تو نہ تھی

اہل دنیا کا یہ کیا حال ہوا یا رب
خود سے بیزاری و نفرت کبھی ایسی تو نہ تھی

حُسنِ اخلاق سے عاری ہے زمانہ کیسا
آدمی زاد کی سیرت کبھی ایسی تو نہ تھی

عیش کوشی کا تصور کبھی ایسا تو نہ تھا
نفسِ سرکش کی اطاعت کبھی ایسی تو نہ تھی

مال و دولت کو سمجھتے نہ تھے اپنا مقصود
طلبِ جاہ و امارت کبھی ایسی تو نہ تھی

عدل و انصاف کہیں پیٹ نہ لے سر اپنا
بے گناہوں پہ قیامت کبھی آئی تو نہ تھی

ننگِ اسلاف ہیں یہ کبر و انا کے پیکر
رکرمِ خاکی میں رعونت کبھی ایسی تو نہ تھی

راستی کے لئے باقی نہ رہی جائے پناہ
کذب و بہتان میں طاقت کبھی ایسی تو نہ تھی

تھا مخالف کو بھی کچھ شرم و حیا کا احساس
دشمنوں میں بھی شرارت کبھی ایسی تو نہ تھی

برسرِ عام شرافت کا اُڑاتے ہیں مذاق
جاہلوں میں بھی رذالت کبھی ایسی تو نہ تھی

طفلِ معصوم پہ بھی ظلم روا رکھتے ہیں
دلِ انساں میں شقاوت کبھی ایسی تو نہ تھی

اہلِ حکمت نے بھی سیکھا ہے نرالا انداز
عقلمندوں میں حماقت کبھی ایسی تو نہ تھی

قتل کرتے نہ تھے بے وجہ کسی انساں کو
خونِ وحشت میں حرارت کبھی ایسی تو نہ تھی

آفتِ جاں ہیں انوعاف کے دو بول سلیم
مجھ سے دُنیا کو عداوت کبھی ایسی تو نہ تھی

(سلیم شاہجہانپوری ۲۶ از نوابشاہ سندھ)

خطبہ جمعہ

ہمارے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں تو کاٹے جائیں سر قلم ہوتے ہیں تو قلم ہوں

لیکن ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دامن سے کوئی جدا نہیں کر سکتا

اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور یہ وہ مولیٰ ہے جس نے کبھی بھی اپنے غلاموں کا ساتھ نہیں چھوڑا!!

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸ وفا (جولائی) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۝

(سورۃ محمد: ۱۱ و ۱۲)

اور پھر فرمایا:—

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جن دو آیات کی میں نے تلاوت کی ہے۔ یہ آیات فتح مکہ سے پہلے کی ہیں اور مدنی ہیں۔ اس سورۃ کی سوائے ایک آیت کے جو اس وقت نازل ہوئی جب حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آخری بار مکے سے جدا ہو رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے اس وقت آنسو رواں تھے اس وقت نازل ہوئی۔ باقی تمام آیات سورۃ محمدؐ مدنی دور کی مختلف وقتوں میں پھیلی پڑی ہیں۔ لیکن جہاں تک ان کے

مضمون کا تعلق

ہے وہ مضمون کئی درجہ سے زیادہ تعلق رکھتا ہے جبکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یکا و تنہا تھے اور کوئی بھی آپ کا مددگار نہیں تھا۔ اس کے مقابل پر آپ کے دشمنوں کے بہت سے مددگار تھے۔ اور صرف مکی دور سے ہی یہ آیات تعلق نہیں رکھتیں بلکہ آغاز نبوت سے جب سے دنیا میں نبوت کا آغاز ہوا ہے اُس وقت سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دور تک جتنے انبیاء ہیں ان سب کے واقعات کا ان آیات میں حوالہ دیا گیا ہے۔ جو اُن پر گزری، جس حال میں خدا نے اُن کو پایا اور کس طرح اُن کی فتح کے سامان فرمائے خلاصۃً یہ مضمون ان دو آیات میں بیان ہو گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:— افلم یسیروا فی الارض فینظروا کہ صرف مکے سے تعلق رکھنے والے یا مدینے سے تعلق رکھنے والے واقعات کا ذکر نہیں۔ طول و عرض پر جہاں کہیں بھی پھرو گے، جہاں کہیں بھی جستجو کرو گے

ہمیں یہ واقعات تاریخ عالم پر ہر جگہ بکھرے پڑے نظر آئیں گے۔

کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم کہ وہ لوگ جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے پہلے گزر گئے اور جنہوں نے حق کی مخالفت کی تھی اُن کا انجام کیا ہوا؟ اُس پر نظر دوڑاؤ۔ دمّر اللہ علیھم اللہ نے ان کو ہلاک اور برباد کر دیا۔ وللکافرین امثالھا اور کافر جب بھی جس زمانے کے بھی ہوں گے اُن پر ویسے ہی واقعات گزریں گے جس طرح پہلے زمانے کے کافروں پر گزرتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سلوک میں تم کوئی بھی فرق نہیں پاؤ گے۔ یہ بیان فرما کے فرمایا ذٰلک بانّ اللہ مولی الذین آمنوا وانّ الکافرین لا مولیٰ لھم۔ ایسا اس لئے ہوگا یہ ہوتا رہا ہے کہ مومنوں کا تو ایک مولیٰ ہے یعنی اللہ۔ اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔

جہاں تک اس آیت کے پہلے حصے کا تعلق ہے کہ مومنوں کا ایک مولیٰ ہے یہ تو سمجھ میں آنے والی بات ہے اور ویسے بھی جس کے ذہن میں کوئی نہ ہو وہ بھی دعویٰ کیا کرتا ہے کہ میرا خدا ہے۔ جب سارے دنیا کے سہارے ٹوٹ جاتے ہیں تو ایسے لوگ جو اپنے آپ کو بے دست و پا پاتے ہیں وہ ہمیشہ یہ دعویٰ کر دیا کرتے ہیں کہ ہمارا خدا ہے۔ لیکن اس سے تصویر مکمل نہیں ہوتی اور ہر دعویدار کے دعوے پر یقین کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس آیت میں ایک اور بھی دعویٰ ساتھ کر دیا وانّ الکافرین لا مولیٰ لھم کہ جو انکار کرنے والے ہیں، ان کے کوئی مولیٰ نہیں

یہ دعویٰ بہت گہرائی سے مطالعہ کے لائق ہے

اور بظاہر ایک ایسی بات پیش کر رہا ہے جو تاریخ عالم سے درست ثابت نہیں ہوتی بظاہر یعنی۔ کیونکہ جن قوموں کا حوالہ دیا گیا ہے جن کی انبیاء کو سب دنیا نے چھوڑ دیا جن کا صرف خدا رہ گیا اُن قوموں کے مولیٰ تو ضرور تھے اور بڑے بڑے طاقتور مولیٰ اُن کو نصیب تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جب اہل مکہ نے چھوڑا تو ان کے بھی مولیٰ تھے۔ وہ ایک دوسرے کے مددگار تھے۔ ایک دوسرے کے نصیر تھے، تمام عرب قبائل اُن کی مدد کے لئے اُن کی پشت پناہی پر تیار بیٹھے تھے۔ اور ہر قسم کے جتنے بھی مددگار انسانی لحاظ سے مہیا ہو سکتے ہیں وہ سارے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو نصیب تھے۔

اس سے پہلے فرعون کے وقت حضرت موسیٰؑ کی کہانی کا مطالعہ کریں کہ کس طرح حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون یہ دونوں اکیلے بغیر کسی مددگار کے رہ گئے اور آپ کے مخالفین کو تمام حکومت کی مدد حاصل تھی؟ بہت بڑا ایک غالب، اور طاقتور اور جابر بادشاہ آپ کی مخالفت کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ تو ایسے موقعہ پر اس آیت کا یہ حصہ کیسے چسپاں ہوگا۔ وانّ الکافرین لا مولیٰ لھم کہ کافروں کا کوئی مولیٰ تم نہیں دیکھو گے؟ اس کا سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ یہ

ایک عظیم الشان پیشگوئی کا رنگ

رکھتی ہے۔ یعنی یہ آیت اور اس کا خصوصیت سے یہ حصہ عظیم الشان پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور بتایا یہ گیا ہے کہ وہ لوگ جو تم ان کے مددگار دیکھ رہے ہو یا ماضی میں تم نے ان کے مددگاروں کو دیکھا انجام کار چونکہ وہ خدا سے ٹکر لینے والے ہوں گے اس لئے اس طرح وہ ہواؤں میں بکھر جائیں گے جیسے ان کا وجود ہی کوئی نہیں تھا۔ اور جب وقت آئے گا تو اُس وقت

حقیقت یہی انبیاءؑ کے دشمنوں کا کوئی بھی مددگار نہیں پاؤ گے۔ پس نقشہ اس آیت نے یہ کھینچا کہ ایک وقت ایسا ہے جب کہ بظاہر بکثرت انبیاءؑ کے دشمنوں کو مددگار نصیب ہیں۔ اور خدا کے انبیاءؑ کے پاس اللہ کے نام کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ اور پھر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ جب اللہ ہی کا نام ہر جگہ غالب آنے والا ہے۔ اور وہ دشمن جو بکثرت نظر آتے تھے ایک دوسرے کے مددگار ان کا کوئی وجود بھی تم باقی نہیں دیکھو گے۔ کوئی حیثیت نہیں پاؤ گے۔ انجام کار ان کی ساری کوششیں بیکار ثابت ہوں گی۔ گویا دشمن نبوت کا کوئی بھی مددگار باقی نہیں رہا۔

یہ جو کہانی ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہر بار دہرائی جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وہی خدا جس کی تقدیر ہر دفعہ اسی طرح ظاہر ہوتی ہے۔

وہ چونکہ زندہ خدا ہے

اس کی تقدیر اس دفعہ بھی اسی طرح ظاہر ہوگی۔ اگر تمہارے اطوار اور تمہارے کردار صداقت کے دشمنوں کے اطوار اور صداقت کے دشمنوں کے کردار بن کر ظاہر ہوتے تو خدا کی وہ تقدیر جو پہلے ان حالات میں ظاہر ہوتی رہی ہے اس دفعہ بھی اسی طرح ظاہر ہوگی۔ اور تمہیں نیست و نابود کر دے گی یعنی کے مقابل پہ تم اپنے آپ کو بالکل بے اختیار اور نہتے پاؤ گے۔ اور وہ طاقتیں جن کا تمہیں زعم ہے جب وقت آئے گا تو تمہیں یہ محسوس ہوگا کہ وہ تمہارا کوئی بھی مولیٰ نہیں تھا نہ کوئی مولیٰ ہے کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔

یہ اعلان جس طرح اس وقت سچا تھا جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر یہ وحی نازل فرمائی جا رہی تھی آج بھی اسی طرح سچا ہے اور گزرے ہوئے کل میں بھی ویسے ہی سچا تھا۔ یہ ایک ایسا اعلان ہے جس کو وقت کے ہاتھ مٹا نہیں سکتے۔ گزرتا ہوا زمانہ جس کی شان کو مدھم نہیں کر سکتا جس کے اندر جو بنیادی حقیقت بیان ہوئی ہے۔ وہ ایک لازوال حقیقت ہے

آج جماعت احمدیہ پر جو دور گزر رہا ہے

اس پر بھی یہ آیات اسی شان کے ساتھ چسپاں ہو رہی ہیں جس طرح اس سے پہلے ہر سچائی کے دور میں چسپاں ہوتی رہی ہیں۔ اور جو تصویریں بن رہی ہیں وہ ہو بہو نقش بہ نقش ہو بہو وہی بن رہی ہیں جو اس سے پہلے بنتی رہی ہیں۔ ہماری مخالفت کے انداز وہی ہیں جو سچائی کی مخالفت کے ہمیشہ سے انداز رہے ہیں۔ وہی ادائیں ہیں، وہی طریق ہیں، وہی بعض کھونٹوں کے زور پر ناچنا ہے، وہی دنیاوی سہاروں پہ تکبر ہیں۔ اور لفظاً بلفظاً تاریخ اسی طرح دہرائی جا رہی ہے جیسے پہلے ہر دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کے آنے کے وقت دہرائی جاتی رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی اسی شان کے ساتھ یہ تاریخ دہرائی جا رہی ہے جس شان کے ساتھ صداقت کے ماننے والوں نے ہمیشہ اسی تاریخ کو دہرایا ہے۔

مخالفت کے جو انداز ہیں ان میں ایک نمایاں چیز جو پاکستان میں ظاہر ہو رہی ہے وہ ہے۔

کلمہ طیبہ

جس کا اصل نام کلمۂ شہادت ہے اور پاکستان اور ہندوستان میں کلمہ طیبہ کے نام سے معروف ہے یعنی یہ گواہی دینا کہ اللہ ایک ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ کلمہ طیبہ کو جرم سمجھ کر کلمہ طیبہ سے محبت کا اظہار کرنے والوں اور اس کو اپنی چھاتی سے لگانے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں دینا اور ہر قسم کے جبر اور تشدد کے ساتھ ان کو کلمہ طیبہ سے پیار کے اظہار سے روک دینا یہ ایک نمایاں انداز ہے ہماری مخالفت کا جو پاکستان میں اُبھرا ہے اور گذشتہ چودہ سو سال میں سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں آغاز اسلام کے سوا آپ کو یہ طرز مخالفت اور کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ یا اُس دور اول میں تھی یا اُس دور آخر میں ہے یا اولین سے یہ معاملہ گزرا تھا آخرین سے یہ معاملہ گزر رہا ہے۔ بزور، شدت، بجبر کلمہ طیبہ سے روکنا اور پھر کلمہ طیبہ سے تعلق رکھنے کے نتیجے میں شدید سزائیں دینا۔ یہ ہے وہ مخالف کی ادا اور مومنوں کی ادا یہ ہے کہ بڑی خوشی کے ساتھ، بڑے صبر کے ساتھ، بڑی ہمت کے ساتھ ہر قسم کی تکلیفوں کو برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن کسی قیمت پر بھی کلمے سے تعلق توڑنے پر آمادہ نہیں ہو رہے کوئی دنیا کی طاقت ان کو اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔

ابھی کوئٹے میں ایک مقدمہ چل رہا تھا

چار احمدیوں پر کہ انہوں نے کلمہ طیبہ سینے سے لگایا ہوا تھا۔ اور پاکستان میں چونکہ یہ ایک نہایت ہی بھیانک اور شدید جرم ہے اس لئے بڑے زور کے ساتھ اور بڑی قوت کے ساتھ ہمارے مخالفین اس مقدمے کی پیروی کر رہے تھے۔ بڑے بڑے علماء دور دور سے آتے تھے ہر دفعہ حاضری دینے کے لئے اور عدالت کو مرعوب کرنے کے لئے کہ اتنا بڑا جرم کیا اور تمہیں سزا نہ دی تو پھر ہم دیکھیں گے کہ ہم تمہارے خلاف کیا مہم چلاتے ہیں۔ بہر حال کل ہی اس مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا تو تین احمدیوں کو ایک ایک سال قید بامشقت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا اور ایک احمدی کو چھ ماہ کی قید بامشقت اور دس ہزار یا اس سے لگ بھگ جرمانے کی سزا سنائی گئی ان میں سے ایک نے سزا سنتے ہی بڑے زور کے ساتھ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ کا اعلان کیا اور وہیں عدالت نے اس جرم کے نتیجے میں کہ تم پھر بھی کلمہ پڑھنے سے باز نہیں آ رہے چھ مہینے کی سزا میں اضافہ کر دیا۔

یہ وہ تاریخ دہرائی جا رہی ہے جو کھلے لفظوں میں صاف صاف بتا رہی ہے کہ مومنوں کے اطوار کیا ہیں اور کافروں کے اطوار کیا ہیں اور

قرآن کریم ہمیں یہ بتا رہا ہے

کہ جب بھی کفر کے اطوار اس طرح ظاہر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی اسی طرح ظاہر ہوگی جیسے ہمیشہ ظاہر ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اور آج تم جو تمہارے متعلق یہ سمجھا جا رہا ہے کہ تمہارا کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ ہے۔ اور وہ جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ دنیا اور یہ سارے اُن کے مولیٰ ہیں۔ تم دیکھو گے کہ کوئی مولیٰ ان کا ساتھ دینے والا باقی نہیں رہے گا۔ اور ایک ہی مولیٰ باقی رہے گا جو خدا ہے اس کے سوا اور کوئی مولیٰ نہیں جو ایسے موقعے پر کام آ سکے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ

دراصل لا الٰہ الا اللہ ہی کی تشریح ہے جب کہا جاتا ہے اللہ مولیٰ ہے تو غیر اللہ کی کلیتاً نفی بھی ضروری ہے ساتھ۔ اگر اللہ مسلمانوں کا مولیٰ ہے اور مسلمانوں ہی کا مولیٰ ہے تو

لا الٰہ الا اللہ نے ہمیں یہ تعلیم دی

پھر مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا!

(الوصیت)

فون: ۴۴-۴۲۹۴

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررز ۲ر ا بندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ گرام

GLOBE APORT

کہ اس کے سوا پھر تمہیں کوئی نظر ہی نہیں آنا چاہیئے۔ سب کچھ تو تم نے لے لیا۔ کیونکہ اللہ کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ تو جب سب کچھ تمہارے پلے میں پڑ گیا تو پھر لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہیئے۔ ان الکٰفرین لا مولیٰ لھم اگر اللہ تم نے سنبھال لیا تو ان کے پاس کیا باقی رہا؟ اس کے سوا تو کوئی معبود نہیں اور کوئی مولیٰ ہے ہی نہیں، وجود ہی کوئی نہیں، اس لئے خواہ وہ کتنے بڑے دعوے کریں، کتنی بڑی قسمیں کھائیں کہ اس حکومت کی طاقت کے بل بوتے پر ہم مٹا دیں گے اور یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے یہ ساری فرضی کہانیاں ہیں پہلے بھی ایسی باتیں کرنے والے لوگ موجود تھے اور ان سب کو خدا کی تقدیر نے فنا کر دیا۔

اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے مقابلے کی جو داستان قرآن کریم میں ملتی ہے اس میں ہم یہ بھی پاتے ہیں فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ (الشعراء: ۴۵) تو ان لوگوں کا بظاہر ایک مولیٰ تھا اور وہ فرعون تھا اور فرعون کے بل بوتے پر اس کی طاقت کے سہارے وہ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے تھے اور یہ اعلان کر رہے تھے وہ جادوگر کہ ہم فرعون کی عزت کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم ضرور غالب آئیں گے۔ اب پاکستان میں بعینہ یہی ہو رہا ہے۔ آج کل علماء ایک دوسرے کو یہ خوشخبریاں دے رہے ہیں کہ

وقت کا جابر ہمارے ساتھ ہے

اور یہی وقت ہے احمدیت کو مٹانے کا۔ اگر یہ جابر مٹ گیا تو پھر احمدیت ہی نہیں مٹ سکے گی اور تمہارا بھی کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اور اس کو یہ بات یاد دلانے کی خاطر مرکز میں اسلام آباد میں یعنی پاکستان میں جو اسلام آباد ہے اس میں باقاعدہ وزیر مذہبی امور نے علماء کی ایک میٹنگ بلائی اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا علماء خواہ وہ مخفی اجلاسوں میں شامل ہوں یا کھلے اجلاسوں میں شامل ہوں وہ بات روک ہی نہیں سکتے یہ فخر کہ وزیر نے ہمیں بلایا اور مشوروں میں ہمیں شامل کیا یہ اتنا زبردست فخر ہوتا ہے کہ وہ اس کو کھلے بندوں پھر اعلان شروع کر دیتے ہیں بتانے لگ جاتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا؟ کیا سُنا؟ ہم نے کیا حصہ لیا؟ ہمارے فلاں رقیب نے کیا باتیں کہیں؟ اور دیکھتے دیکھتے یہ ساری باتیں پھیل جاتی ہیں تو بظاہر یہ

ایک بڑی مخفی اور بڑی اہم میٹنگ

تھی جو بصیغہ راز منعقد کی گئی مگر چند گھنٹے کے اندر اندر اس کے متعلق باتیں عام پھیلنی شروع ہو گئیں اُس میٹنگ کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ وزیر مذہبی امور نے کہا کہ علماء! تم کیوں ہوش نہیں کرتے؟ کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اس حکومت کے ہوتے ہوئے جو کچھ تم کر سکتے ہو وہ کر لو؟ اگر یہ حکومت نہ رہی تو تمہارا بھی کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اور پھر تمہاری یہ خواب کہ ہم احمدیوں کو مٹا دیں" احمدیوں کو نقصان پہنچا دیں یہ کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکیں تو آج اس وقت کے فرعون کی عزت کی قسم کھاؤ اور یہ اعلان کرو کہ ہم نے اس کی حمایت سے دستبردار نہیں ہونا۔ اور لوگوں کو بھی جا کر یہ تلقین کرو، اُن میں بھی اعلان کرو کہ یہی ایک ہمارا سہارا ہے اگر یہ سہارا ٹوٹ گیا تو پھر ہماری ساری سکیمیں احمدیت کے خلاف ناکام اور نامراد جائیں گی ان کو بھی یہی آیت مخاطب ہو کر کہہ رہی ہے کہ جس طرح خدا کی تقدیر نے اس سے پہلے ایک فرعون کی عزت کی قسم کھانے والوں کو ناکام اور نامراد کر دیا تھا آج بھی اسی خدا کی تقدیر جلوہ گر ہو گی آج بھی اُسی خدا کی تقدیر غالب آئے گی اور اس زمانے کے فرعون کی عزت کی قسم کھانے والے بھی یقیناً نامراد اور ناکام رہیں گی۔ اُن کی ساری تدبیریں باطل جائیں گی۔

ایک اور ان کی ادا یہ ہے کہ مظلوم نہتے، کمزور اور بوڑھے احمدیوں پر چھپ چھپ کر قاتلانہ حملے کر رہے ہیں۔ عورتوں پر حملے سے بھی باز نہیں آتے اور کوئی حیا نہیں کرتے۔ اور بوڑھوں پر ہاتھ اُٹھانے سے بھی شرم نہیں کھاتے۔ حالانکہ ویسے بھی مردانگی کے خلاف بات ہے مگر

جہاں تک سنت انبیاءؑ کا تعلق ہے

آپ کبھی بھی انبیاء اور ان سے تعلق رکھنے والے ان کے غلاموں اور ان سے محبت کرنے والوں میں یہ ادا نہیں پائیں گے کہ مقابلے کے وقت بوڑھوں پر ہاتھ اُٹھائیں یا عورتوں کو شہید کریں یا معابد کا رُخ کریں اور اُن کو مٹانے کی کوشش کریں۔ اس کے بالکل برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ ایک سنت مؤکدہ تھی اور بخاریؔ اور مؤطاؔ، اور مسلمؔ، اور ابوداؤدؔ کی مستند احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہر دفعہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کسی مہم کو سریے پر بھجواتے تھے دشمن سے مقابلے کے لئے تو جو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے ان میں یہ نصیحتیں شامل تھیں کہ دیکھو تم نہ کسی بوڑھے پر ہاتھ نہیں اٹھانا، کسی بچے کو سخت نظر سے نہیں دیکھنا، کسی عورت کی جان نہیں لینی اور وہ لوگ جو معابد سے تعلق رکھتے ہیں خواہ وہ کسی دنیا کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں کسی خدا کی عبادت گاہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں ان کو کچھ نہیں کہنا۔ آج یہ ساری چیزیں بالکل اُلٹ دی گئی ہیں اسلام کے نام پر۔ آج نف[illegible]ت کرنے والے [illegible]

علماء پاکستان کے لوگوں کو یہ نصیحت کر رہے ہیں

کہ ان کے بوڑھوں پر حملہ کرو اگر تمہیں جوانوں پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں ہے اِن کی عورتوں پر ہاتھ اٹھاؤ۔ اِن کے معابد سے تعلق رکھنے والوں کو قتل و غارت اور ان کے معابد کو مسمار کر دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء کی بھی یہی سنت رہی کہ شدید مخالفت کے دوران جب کہ دشمن نے پہلے حملہ کیا اور جارحانہ سازشوں کے بعد پھر بالآخر خلفاء نے دفاعی جنگیں لڑیں ایسی صورتوں میں جب کہ بظاہر اسلام کمزور تھا اس وقت بھی ان اعلیٰ اخلاقی قدروں میں سے کوئی ایک قدر بھی خلفاءِ راشدین نے نہیں چھوڑی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت اور آپ کے نصائح پر بڑی سختی سے کاربند رہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بھی یہی آتا ہے کہ جہاد پر روانہ ہونے سے پہلے آپ سرداران لشکر کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ کسی بوڑھے پر ہاتھ نہیں ڈالنا کسی عورت پر ہاتھ نہیں ڈالنا، کسی بچے کو کچھ نہیں کہنا اور اُن عمارتوں پر بھی ہاتھ نہیں ڈالنا جن کا تقدس کیا جاتا ہے۔ یعنی جن عمارتوں کو تقدس کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ان عمارتوں کو بھی نہیں چھیڑنا کہاں وہ اسلام اور کہاں یہ آج کا اسلام کہ نصیحتوں میں یہ بات داخل کر لی گئی ہے کہ حملہ کرنا ہے تو عبادت گاہوں پر حملہ کرنا ہے۔ مارنا ہے تو ان کو مارنا ہے جو عبادت گاہوں سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ قتل کرنا ہے تو بوڑھوں کو کرنا ہے یا عورتوں کو کرنا ہے چھپ کر وار کرتے ہیں، بزدلی کے ساتھ حملہ کرتا ہے۔ اور

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. K. RONO BANGLORE
PH. NO. 228666 - PIN: 560002.

محتاج دعا۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز
جے اینڈ انٹرپرائسز

وہاں تمہارا کہنا ہے جہاں تمہیں پوری طرح غلبہ نصیب ہو جہاں تم کمزور ہو یا مستضعفین کہلانے والوں میں شمار ہو سکتے ہو وہاں تم نے کوئی ہاتھ نہیں اٹھانا اور اس کا ظلم، ان بداداؤں کا نام اسلام رکھ لیا گیا ہے

ابھی یہ افسوس ناک خبر یہ ملی کہ حیدرآباد کے ہمارے بڑے ہی معزز بزرگ جو ایک لمبا عرصہ حیدرآباد میں امیر بھی رہے یعنی

بابو عبدالغفار خان صاحب

ان کی اسّی سال کی عمر تھی ان کو آنکھوں سے نظر بھی نہیں آتا تھا ان کو ظالمانہ طور پر چھریاں مار مار کے شہید کر دیا گیا۔ اور بڑے وہ با اخلاق انسان تھے۔ اس علاقہ میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ دور دور تک غیر بھی ان کی بات کا احترام کرتے تھے۔ اور چونکہ ہمیشہ سے انہوں نے خدمت کی علاقہ کی اور نہایت پیارے اخلاق رکھتے تھے اس لئے اپنوں اور غیروں میں سب میں بہت ہر دلعزیز تھے بہرحال ایک دفعہ ایک شخص کو ڈاکوؤں نے اغوا کر لیا اور غریب آدمی تھا لیکن کئی لاکھ روپیہ اس سے مطالبہ شروع کیا۔ بابو عبدالغفار صاحب کے پاس وہ آئے انہوں نے کہا کہ فلاں جو سندھ کا بڑا معزز آدمی ہے اس کے کہنے سے یہ ڈاکو باہر نہیں جا سکتے۔ تو آپ جا کے سفارش کریں۔ ان کا اتنا خدا کے فضل سے اثر و رسوخ تھا کہ اس کے پاس گئے اور اس نے اسی وقت ان سے کہا کہ آپ یہ میرا آدمی لے جائیں یہ آپ کو وہاں پہنچا دے گا جہاں وہ ڈاکو ہیں اور جہاں وہ آدمی قید ہے تو سوال ہی نہیں کہ وہ اس کو چھوڑیں نہیں۔ چنانچہ بابو صاحب نے مجھے پھر سارا واقعہ لکھا۔ وہ کہتے ہیں میں اس کو لے گیا تو ڈاکوؤں نے جب دیکھا کہ کس کا آدمی ساتھ آیا ہے تو انہوں نے کہا کہ کیا ہم سے کیا غلطی ہوئی ؟ فرمائیے کیا حکم ہے ؟ جب انہوں نے بتایا کہ ان کا کوئی دوست ہے کوئی عزیز جن کو آپ نے پکڑا ہوا ہے انہوں نے کہا ابھی حاضر، اس کو ابھی ہم نکال لیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہم کھانے کے بغیر آپ کو نہیں جانے دیں گے اور

جب تک ہم مہمان نوازی کا حق ادا نہ کر لیں

اس وقت تک آپ واپس نہیں جا سکتے اس وقت تک چھوڑنا بھی نہیں اس کو۔ وہ اکیلا قید نہیں تھا ایک اور بھی تھا جب دوسرے اس کے ساتھی کو پتہ چلا کہ اس کو قید سے چھڑانے والے آئے ہیں اور اتنی عزت اور احترام سے ان کے ساتھ سلوک ہو رہا ہے تو اس نے سیخوں میں سے آواز دی کہ میں بھی ہوں یہاں۔ میری بھی سفارش کر دو۔ تو انہوں نے کہا اچھا اس بیچارے کو بھی چھوڑ دو انہوں نے کہا ان کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ بڑا احسان کرنے والا لوگوں پر۔ اور لوگ بھی ان کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ان سے بڑے متاثر تھے۔ اب ان کی ایسی حالت میں اسّی سال کی عمر، بوڑھا آدمی دوکان پر اکیلا بیٹھا ہوا ہے جب ان کا دوکان کا جو ملازم تھا جو کام کرتا تھا وہ باہر گیا ہے اس وقت تک انتظار کرتے رہے جب وہ باہر گیا تو پھر ان کو آ کر اکیلے چھریاں مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ ان کا دین ہے، یہ ان کی بہادری ہے، یہ ان کا تقویٰ ہے۔ اور شرم نہیں کرتے کہ

اس دین کا نام اسلام رکھ لیے ہیں

اس دین کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب کر رہے ہیں اور حیا نہیں کھاتے۔ نقوش وہی ہیں جو ابھر رہے ہیں ہمارے دشمنوں کے بھی اور ہمارے بھی اور یہ تصویریں بھی صاف پہچانی جا رہی ہیں۔ اندھا بھی ہو تو ٹٹول کر دیکھ لے گا کہ یہ نقوش کس کے نقوش ہیں ؟ انبیاء کے مخالفین کے نقوش انبیاء کے نقوش سے مل ہی نہیں سکتے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ دن اور رات جس طرح جدا جدا چیزیں ہیں اسی طرح انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی سنتیں اور ان کی ادائیں ان کے مخالفین کی سنتوں اور اداؤں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ ان کے جہاد کا یہ تصور تو ہے کہ جہاں غلبہ ہو جہاں طاقت ہو وہاں جھوٹے الزام لگا کر کمزوروں پر حملہ کرو اور اس کا نام اسلام ہے۔ اور

غیرت اور محبت رسول وہاں دکھاؤ

جہاں تمہارا جھوٹ بھی سچ مانا جائے۔ جہاں غیر کو غلبہ نصیب ہے وہاں ان کی غیرتیں مر جاتی ہیں اب ...... ہمارا ہمسایہ ملک ہے وہاں بارہا ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ شدید گستاخی کی گئی ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کریم کی اور اسلام کی۔ اور کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ساری غیرتیں وہاں مر جاتی ہیں دہریہ ملک سامنے ہیں جہاں آئے دن خدا کی بے عزتی اور گستاخی کی جاتی ہے کوئی غیرت جوش میں نہیں آتا، امریکہ میں، انگلستان میں دوسرے ممالک میں بار بار ایسی کوششیں ہوتی ہیں کہ کھلے بندوں دشمنانِ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شدید ہتک کرتے ہیں وہاں ان کے جذبہ جہاد کو ہوش ہی نہیں آتی آنکھ ہی نہیں کھلتی ان جذبوں کی۔ اور وہ جذبہ وہاں اٹھتا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت کرنے والے اور آپ کے عشق میں مبتلا لوگ پائے جاتے ہیں۔ ان کو کمزور دیکھ کر جھوٹے الزام لگا کر ان پر حملے کرتے ہیں کہ ہماری غیرت رسولؐ برداشت نہیں کر سکتی یہ اسلام کا جہاد ہے

کوئی ایک بھی رگ نہیں جسے سیدھی رگ کہا جا سکے

ہر ادا میں ہر طرز میں کجی پائی جاتی ہے اور اس ٹیڑھی طرز فکر اور ٹیڑھی طرز عمل کا نام انہوں نے اسلام اور محبت رسولؐ رکھ لیا ہے۔

بہرحال جو کچھ بھی ان کا نام ہے وہ کرتے رہیں جو کچھ ہمیں سکھایا گیا ہے اور جس کی ہمیں نصیحت کی گئی ہے ہم اسی پر عمل کرتے رہیں گے۔ ہمارے پیشوا اور مولیٰ اور ہمارے مطاع اور ہمارے سید اور آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی ہیں اور ہمیشہ ہی رہیں گے ہم تو کسی قیمت پر کسی پہلو سے بھی

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دامن

چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ ہاتھ کاٹے جاتے ہیں تو کاٹے جائیں یہ سر قلم ہوتے ہیں تو قلم ہوں لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا اور مطاع اور مولیٰ تھے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور کوئی نہیں جو ہمیں آپؐ سے جدا کر سکے۔ جس طرح یہ ہمیں جدا کرنے کی کوشش کریں گے خود جدا ہوتے چلے جائیں گے۔ اور یہ جو ادائیں ان کی ظاہر ہو رہی ہیں یہ جدائی کی ہی تو علامتیں ہیں۔ ان تصویروں کے بعد جو یہ خود اپنے نقوش کھینچ رہے ہیں اپنے چہروں کے اور اپنے اخلاق کے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ان کے چہرے اور ان کے اخلاق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ماننے والوں کے چہرے ان کے اخلاق سے ملتے ہیں ؟ اس لئے یہ خود دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اور پیچھے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ابھی تک ان کا یہ خیال ہے کہ ان کا ایک مولیٰ ہے اور حکومت وقت ان کی پشت پناہی کر رہی ہے اور دنیا کی طاقتوں کے جتنے سرچشمے ہیں وہ ان کے ہاتھ میں ہیں تو

ان کو میں یہ بتا رہا ہوں

کہ یہی وقت ہے اس اعلان کا جبکہ بظاہر ان کو مولیٰ دکھائی دے رہا ہے کہ لَا مَوْلٰی لَھُمْ میں قرآن کریم کے الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان کا کوئی مولیٰ نہیں ہے اور وہ جماعت جس کے متعلق یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کا کوئی مولیٰ نہیں ہے میں خدا کی عزت کے تمام ناموں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور یہ وہ مولیٰ ہے جس نے کبھی بھی اپنے غلاموں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا

نماز جمعہ کے بعد سنتوں سے فارغ ہوتے ہی احباب باہر تشریف لے جائیں اور وہاں صف بندی کریں انشاء اللہ تو

نماز جنازہ غائب

ہی ہوتی ہے۔ مگر ہماری ایک مخلص خاتون شہناز اختر صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب کھوکھر صدر جماعت آکسفورڈ وفات پا گئی ہیں مرحومہ موصیہ تھیں اور اچانک نمونیہ ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ ان کا جنازہ باہر آ گیا ہے تو ان کا جنازہ پڑھتے ہوئے ہم ساتھ ہی نماز جنازہ غائب بھی پڑھیں گے جن میں سب سے پہلے بالو عبد الغفار صاحب شہید کی نماز جنازہ ہو گی۔ اور پھر ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ثاقی برادر نسبتی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ بمبئی یہ جوانی کی عالم میں عمر چھبیس ۲۶ سال تھی وفات پا گئے اس کے علاوہ ہماری مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر عبد الرحمٰن صاحب فیصل آباد وفات پا گئی ہیں یہ بھی موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ غائب ہو گی۔ تو جمعے کے بعد سنتیں پڑھتے ہی دوست تشریف لے جائیں باہر اور صف بندی کر لیں ٭

ضروری اعلان

بسلسلہ

اجتماع

لجنات اماء اللہ بھارت

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۰ر۔ ۱۱ر۔ ۱۲ر اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہی منعقد کیا جا رہا ہے۔ ہر لجنہ مرکز کو اطلاع دے کہ اس کی لجنہ سے کون نمائندہ آ رہا ہے۔ اور کتنی ممبرات لجنہ و ناصرات پروگرام میں حصہ لینے کے لئے آ رہی ہیں۔

ممبرات لجنہ و ناصرات خدام کے ساتھ آنے کا پروگرام بنائیں ٭

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ اول)

تفصیل کے ساتھ اس تمام سلسلہ کا ذکر فرمایا جو اطاعت اولی الامر اور اطاعت رسولؐ سے ہوتا ہوا خدا تعالیٰ کی اطاعت تک پہنچتا ہے آپ کی اردو تقریر کا جرمن ترجمہ مکرم امتیاز احمد صاحب نے پیش کیا۔

آخر میں مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے خدام کو نظم و ضبط برقرار رکھنے اور برکات اجتماع سے استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

علمی مقابلہ جات دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس دوم مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ ہمبرگ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم عمیر سعید صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اس کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

تلاوت، نظم، اذان، تقریر (اردو و جرمن)، پرچہ دینی معلومات، دینی معلومات زبانی اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں خدام نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ جس میں مبلغین سلسلہ مقیم مغربی جرمنی نے خدام کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ مجلس دو گھنٹے تک جاری رہی۔

ورزشی مقابلہ جات دوران اجتماع خدام کے مابین دوڑ ۱۰۰ میٹر ۸۰۰ میٹر، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا، کراس کنٹری (۵ کلومیٹر) فٹ بال، والی بال، رسہ کشی اور کبڈی کے دلچسپ مقابلے بھی کرائے گئے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم آنے والے خدام اور مجالس کو انعامات بھی دیئے گئے۔

مجلس Breitenberg سے ۷ خدام ۷۵ کلومیٹر کا فاصلہ ۵ دن میں طے کر کے مقام اجتماع میں پہنچے اسی طرح تین خدام نے Hamburg سے ۱۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا علاوہ ازیں Gemunden سے ایک خادم ۱۲۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اجتماع میں شامل ہوا۔ محترم نائب صدر صاحب نے اپنی طرف سے مذکورہ بالا خدام کو انعامات دیئے۔

دوران سال حسن کارکردگی کے اعتبار سے مجلس نیورن برگ اول، مجلس لڈوگس برگ دوم، مجلس کولون سوم، مجلس وائزن ہائم چہارم اور مجلس ہائیڈل برگ پنجم قرار پائی۔ اول آنے والی مجلس ٹرافی کی حقدار قرار دی گئی۔

نماز تہجد اور درس قرآن کریم دوران اجتماع خدا کے فضل سے دو دن نماز تہجد پڑھنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ پہلے دن مکرم انتصار احمد صاحب محمود مبلغ کولون نے نماز تہجد پڑھائی اور درس قرآن مجید دیا۔ خدام نے ذوق و شوق کے ساتھ اس پروگرام میں حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال پہلی بار اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ منعقد کی گئی۔ جس میں ۸۰ نمائندگان اور ۵۰ زائرین نے شرکت کی مجلس شوریٰ کی کارروائی مکرم نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سیکرٹری مجلس شوریٰ نے رد شدہ تجاویز پڑھ کر سنائیں بعد ازاں ایجنڈا کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اصلاح و ارشاد۔ تعلیم و تربیت، تبلیغ اور مالی امور سے متعلق تجاویز پر غور کیا گیا اور اس بارہ میں نمائندگان نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا بجٹ سال ۸۷-۱۹۸۶ء مجلس شوریٰ میں پیش کیا گیا جس کو کثرت رائے سے سفارش کے لئے منظور کیا گیا۔

اختتامی اجلاس اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کی زیر صدارت مکرم مقصود الحق صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ جس کا جرمن ترجمہ ہمارے ترک نو احمدی مسلم بھائی مکرم اوربان صاحب نے پیش کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ہدایت اللہ صاحب جیبش (جرمن) کی تھی جس میں آپ نے اس دنیا اور آخرت میں جنت کے حصول کی طرف خدام کو توجہ دلائی۔

دوسری تقریر خاکسار فلاح الدین خان نیشنل قائد مغربی جرمنی کی تھی۔ خاکسار نے اجتماع کی کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد خدام کی توجہ نمازوں پر کاربند ہونے، تعلق باللہ کے قیام، دعا اور تبلیغ کی طرف مبذول کروائی۔

تیسری تقریر مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر مغربی جرمنی کی تھی جس میں آپ نے تقویٰ۔ اتحاد۔ اور اخوت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ان تقاریر کا جرمن ترجمہ مکرم عبد الرحیم احمد صاحب نے پیش کیا۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کی تھی جس میں آپ نے پاکستانی احمدیوں کی مظلومیت کی دردناک تفصیل بیان کرنے کے بعد ان کے دردمندانہ دعاؤں کی تحریک فرمائی اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی ٭

سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ

خدام کے اجتماع کے ساتھ ہی مجلس اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہوا۔ جس میں مغربی جرمنی کے طول و عرض سے ۸۰ اطفال نے شرکت کی۔

اطفال کے اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز خاکسار کی زیر صدارت عزیزم عبد الرفیق احمد کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ بعدہٗ مکرم وسیم احمد صاحب نیشنل ناظم اطفال مغربی جرمنی نے اطفال کا عہد دہرایا اور عزیزم ظفر احمد صاحب کھوکھر نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار نے اطفال کو مختلف اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد اطفال کے ہر دو گروپوں (معیار صغیر اور معیار کبیر) کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔

اگلے روز نماز جمعہ کے بعد اطفال کے بقیہ علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔

اسی روز شام چھ بجے مکرمی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت مغربی جرمنی کی زیر صدارت اطفال کے اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی اور مکرم امیر صاحب مغربی جرمنی نے اطفال سے خطاب فرمایا ٭٭

٭٭ بعدہٗ تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ عہد خوانی اور اجتماعی دعا کے ساتھ اطفال کا چوتھا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا ٭

قسط سوئم (آخری)

تقریر بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء

قومی یکجہتی اور جماعت احمدیہ کی مساعی

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نوٹ:۔ تسلسل کے لئے ملاحظہ ہو بدر ۳۰ جنوری و ۶ فروری ۱۹۸۶ء۔ ایڈیٹر

پانچواں اُصول

نہ صرف مختلف مذاہب کے پیشواؤں اور مذہبی بزرگوں کی ہی عزت و تکریم کی جائے۔ بلکہ اُن کی مذہبی عبادت گاہوں دھرم استھانوں اور مذہبی کتابوں دھارمک گرنتھوں کی بھی حرمت و تقدیس کا خیال رکھا جائے۔ آئے دن مسجد و مندر اور گوردواروں کے تقدس کے خلاف جو حرکتیں باعث فتنہ و فساد بنتی ہیں۔ اُن سے اجتناب کیا جائے ایک دوسرے کے مذہبی جذبات و احساسات کا خیال رکھا جائے۔ بلکہ اُن کا احترام کیا جائے۔ اس طرح مختلف قوموں اور مذاہب کے پیروؤں میں جب باہمی محبت و پیار کی فضاء پیدا ہو گی۔ اُس کا ملکی حالات پر ایک خوشگوار اثر پڑے گا۔ مذہبی اور قومی رواداری پیدا کرنے کا یہ طریق ملک کی ترقی و سربلندی کے لئے ایک شاندار ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"لا یؤمن احدکم حتی یحب لأخیہ ما یحب لنفسہ"

کہ کوئی شخص حقیقی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔

جب کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کے اپنے مذہبی پیشوا۔ دھرم استھان اور دھرم گرنتھوں کی عزت و تکریم کی جائے۔ تو وہ بھی دوسرے بھائیوں کے مذہبی جذبات کا خیال رکھے۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو دوسرے دھرم والوں کے مذہبی پیشوا۔ مذہبی کتابوں اور دھرم استھانوں کے تقدس و احترام کے خلاف ہو۔

چھٹا اُصول

مذہبی جھگڑوں کو روکنے اور پُر امن فضا پیدا کرنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے یہ تجویز بھی پیش فرمائی۔ کہ مذہبی علمی مقابلہ کے وقت بجائے دوسرے مذاہب پر اعتراض اور نقطہ چینی کر کے اُن کا دل دکھانے کے۔ ہر دھرم والا اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کر کے اپنے دھرم کی برتری ثابت کرے۔ اِس طرح جس مذہب میں زیادہ خوبیاں ہوں گی۔ وہ خود بخود افضل ثابت ہو جائے گا۔ لیکن اگر مجبوراً دوسرے مذہب پر کوئی اعتراض کرنا ہی پڑے اور الزامی جواب دینے کی ضرورت محسوس ہو تو پھر وہ کسی مذہب پر کوئی ایسا اعتراض نہ کرے جو خود معترض کے اپنے مذہب پر پڑتا ہو۔ نیز مذہبی تبلیغ کے لئے قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

"اُدع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن" (النحل)

کہ خدا کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور باہمی گفتگو میں ٹھوس اور اعلیٰ دلائل پیش کرو۔ اور ساتھ ہی ہمدردی و محبت کا بہترین پہلو اختیار کرو۔ اِس قرآنی اصول کے ماتحت معقولیت اور رواداری سے مذہبی مذاکرات و مناظرات ہو سکتے ہیں۔ اور مختلف مذاہب کے اچھے اصول اور خوبیاں بھی منظر عام پر آسکتی ہیں۔ اِسی لئے مذاہب کے مبلغین۔ پرچارکوں اور نمائندگان کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں اِس زرین اصول کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

ساتواں اُصول

ملکی تحفظ و سالمیت اور ترقی و خوشحالی کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے افراد آئین و قانون کی پابندی کریں۔ اور فتنہ و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے اجتناب کریں اور ملک کے تعمیری کاموں میں جوش و خروش سے حصہ لیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) "ویسعون فی الارض فسادًا واللہ لا یحب المفسدین" (المائدہ)

(ب) "لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا"

(ج) "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی وینھٰی عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ یعظکم لعلکم تذکرون" (النحل)

کہ بعض لوگ زمین میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔ اور پُر امن فضا کو مکدّر کر دیتے ہیں۔ مگر اے مسلمو! تم نے فتنہ و فساد میں حصہ نہیں لینا۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم عدل و انصاف۔ احسان اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا طریق اختیار کرو۔ اور اسی طرح بدیوں۔ برائیوں اور بغاوت کے طریقوں سے بچو۔

بھائیو! اب ہم ایک آزاد ملک کے باشندے اور شہری ہیں۔ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایسے ہی پُر امن اقدامات کرنے چاہیئے جو آئین و قانون کے مطابق ہوں اور ملکی حکومت کو فتنہ و فساد اور بغاوت کے طریقوں کے ذریعہ نشانہ بنا کر اُس کی توجہ تعمیری کاموں سے ہٹانے والے نہ ہوں۔ سب شہری تخریبی کارروائیوں سے دور رہیں۔ کیونکہ اندرونی انتشار اپنے ملک کی طاقت و قوت اور سالمیت و اتحاد کو کمزور کرنے کا باعث ہو گا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت کو کیا خوب نصیحت فرمائی "امن کے ساتھ رہو۔ فتنوں میں حصہ نہ لو باعث فکر و پریشانی حکام نہ ہو" جماعت احمدیہ کی تاریخ شاہد ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کبھی بھی کسی فتنہ و فساد میں ملوث نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی کبھی عدم تعاون اور اسٹرائک کی تحریک میں حصہ لیا۔ انہوں نے ہمیشہ ملکی قانون کی پابندی و اطاعت کی ہے اور قائم شدہ ملکی حکومت سے وفاداری سے تعاون کیا ہے حکومت سے تعاون اور اُس کی اطاعت کو اپنا مذہبی عقیدہ و فریضہ سمجھا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کہ اللہ تعالیٰ۔ اُس کے رسول اور اولی الامر یعنی حکام وقت کی اطاعت کرو۔

پارٹیشن کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی تھی۔

"ہمارا مذہب جب یہ کہتا ہے کہ جس حکومت میں رہو۔ اُس کے فرمانبردار رہو۔ پس جو ہندوستان میں رہتے ہیں ہم اُن کو یہی کہیں گے کہ ہندوستانی حکومت کی فرمانبرداری کرو۔ اور یہی تعلیم ہماری انڈونیشیا۔ عرب۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ۔ انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور ایسے سینا اور دیگر حکومتوں کے ماتحت رہنے والے احمدیوں کو ہو گی۔ کسی کی سمجھ میں ہماری بات آئے یا نہ آئے ہماری سمجھ میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ ہمارے بیان کردہ اصول کے بغیر دُنیا میں امن کس طرح قائم رہ سکتا ہے"

(اخبار الرحمت ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء)

آٹھواں اُصول

اگر کسی مذہب کے پیرو یا قوم کے کسی فرد سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو۔ جو دوسری قوم کے جذبات کو ٹھیس لگانے والا اور اُن کو مشتعل کرنے والا اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے والا ہو۔ تو بجائے اس کے دوسری قوم اُس کے خلاف آواز بلند کرے اور پروٹسٹ کرے۔ خود اُس قوم و مذہب کے لیڈر اور پریس جس سے غلطی سرزد ہوئی ہو۔ اُس کے خلاف آواز اُٹھائیں۔ اور اس قابل نفرت فعل کی مذمت کریں۔ اور عملی طور پر اصلاح احوال کے لئے اُس کے خلاف تادیبی کارروائی کریں۔ اس طرح غلطی کرنے والے فرد یا افراد کو احساس ہو گا کہ اُس سے مذموم فعل پر خود اُس کی اپنی قوم اُس کو دھتکار رہی ہے اور نفرت کر رہی ہے

سرزنش قرار دے رہی ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے اس کے ازالہ کی کوشش کرے گا۔ بلکہ آئیندہ بھی ایسی حرکت سے باز آ جائے گا۔ اور اِس طریق سے معاملہ طول نہ پکڑے گا اور اُس قوم کے لوگوں پر بھی جن کے خلاف اشتعال انگیزی کی گئی ہے اچھا اثر پڑے گا۔

بھائیو! اسلام تو امن و صلح اور شانتی کا مذہب ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔

"المسلم من سلم الناس من یدہ ولسانہ"

کہ مسلمان امن و صلح کا شہزادہ ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنا چاہیئے۔

اِسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"انصر اخاک ظالمًا او مظلومًا قال یا رسول اللہ ھذا ننصرہ فکیف ننصرہ ظالمًا قال تاخذ فوق یدیہ" (بخاری)

کہ اپنے بھائی کی ہر حال میں مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد کا مطلب تو ہم سمجھ گئے۔ مگر ظالم بھائی کی مدد کس طرح کی جائے۔ فرمایا ظالم کی مدد اُس کے ظلم کے ہاتھ کو مضبوطی کے ساتھ روک کر کی جائے یعنی اُس کو ظلم سے روکا جائے۔

پس اگر دھرم، ہندوں اور فرقہ پرستی سے بالا رہ کر مظلوم کی مدد کی جائے۔ اور ظالم کے ہاتھ کو ظلم سے روکا جائے۔ تو ہمارا دیش محبت و پیار اور اتفاق و اتحاد کا گہوارہ بن جائے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ غلطی کوئی کرے اور اُس کی غلطی کی سزا کسی اور کو دی جائے اور گھروں میں بیٹھے ہوئے مظلوموں، معصوموں، بچوں اور عورتوں کو دی جائے اور اِن بے گناہوں کے جان و مال اور عزت کو تباہ کر کے وطن کو خون سے لالہ زار بنا دیا جائے۔ جیسا کہ آجکل فرقہ وارانہ فسادات میں ہوتا ہے۔ گوربانی میں بھی آیا ہے

آ ہکر کرے سوا ہکر پائے
اک گھڑی مہرت نہ لگے

نواں اُصول

بعض اوقات پرانے واقعات اور مظالم کو خواہ وہ فرضی ہوں یا حقیقی دُہرا کر یا کتابوں میں شائع کر کے ملک کے افراد میں باہمی منافرت پیدا کی جاتی ہے اور اِس طرح پُرانے زخم ہرے ہو کر باہمی کشیدگی اور شکر رنجی کو بڑھاوا ملتا ہے۔

انگریزوں نے اپنے عہدِ حکومت میں ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں میں باہمی نفرت و تفریق پیدا کرنے کے لئے درسی کتابوں میں ایسی باتیں داخل کر دیں۔ جو ان بڑی قوموں میں منافرت کی خلیج پیدا کر دے اور اس طرح یہ شاطر قوم Divide & Rule تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی کے نتیجہ میں بھارت میں اپنی حکومت مستحکم کر سکے۔ چنانچہ

(۱):۔ مسٹر Wood وڈ سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا نے ۱۸۶۲ء میں Lord Elgin گورنر جنرل ہند کو لکھا۔

کہ ہم نے ہندوستان میں ایک حصّہ کو دوسرے کے خلاف بھڑکا کر اپنی حکومت کو برقرار رکھا ہے۔ اور ہمیں ایسا ہی کرتے رہنا چاہیئے تم سے جتنا ہو سکے تم بھی ایسا ہی کرو۔ تاکہ دونوں قوموں میں اتحاد و اتفاق کے جذبات پیدا نہ ہو سکیں۔

(۲):۔ اِسی طرح John Francis Hamilton. جان فرانسس ہملٹن سیکرٹری اسٹیٹ فار انڈیا نے ۱۸۹۷ء میں لارڈ کرزن گورنر جنرل کو لکھا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں ہماری حکومت کو ابھی نہیں بلکہ ۵۰ سال بعد حقیقی خطرہ پیدا ہوگا۔ جب کہ ایجی ٹیشن کے مغربی خیالات آہستہ آہستہ ملک میں پھیلتے چلے جائیں گے۔ اگر ابھی سے ہم تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو ایک دوسرے کے خلاف تقسیم کر دیں اور وہ نظریاتی طور پر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو جائیں تو اس طرح ہم اپنی حکومت کو مضبوط کر سکیں گے اِس لئے ہم کو ایسا پلان بنانا چاہیئے کہ درسی کتابوں میں ایسی باتیں داخل کریں جس سے ایک قوم اور دوسری قوم میں اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی چلی جائے۔

پس اس پالیسی کے ماتحت انگریزوں نے درسی کتابوں میں تاریخ کو مسخ کر کے ایسی باتیں اور فرضی واقعات داخل کر دیئے جن کے ذریعہ ہندوستان میں بسنے والی قوموں میں منافرت کی خلیج وسیع ہوتی گئی اور انگریزی اقتدار قائم رہا۔

حضرات! اب زمانہ اور حالات بدل گئے ہیں۔ اب ہم آزاد تعلیم یافتہ اور سمجھ دار ہیں۔ ظالم بھی گذر گئے۔ اور مظلوم بھی دُنیا میں نہیں رہے موجودہ نسل کا اِن گذشتہ مظالم سے کوئی بھی تعلق و سروکار نہیں۔ اِس بارہ میں قرآنی تعلیم یہ ہے:۔

"تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون" (البقرہ)

کہ پہلے لوگ خواہ وہ چھوٹے تھے یا بڑے۔ اچھے تھے یا بُرے وہ گذر گئے۔ اُن کے اعمال اُن کے ساتھ اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں۔ وہ اپنے اعمال کی جزا و سزا پائیں گے اور تم اپنے اعمال کی۔ تمہیں گذشتہ لوگوں کے اعمال کے بارہ میں پوچھا بھی نہ جائیگا۔ گوربانی میں بھی ہے

آ ہکر کرے سو آ ہکر پائے
اک گھڑی مہرت نہ لگے

اس بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہم اس بات کو بھی افسوس کے ساتھ لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سکھ صاحبان سے اُس حکومت نے کچھ سزائیں کہیں لڑائیاں ہوئیں۔ تو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی اُمور تھے۔ نفسانیت کے تقاضے سے اِن کی ترقی ہوئی تھی اور دُنیا پرستوں پیدا شوں کا انتظام نہیں ہوتا۔ بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے۔ بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی ...... ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ اُن کے کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصّہ نہ لیں۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ اُن کے اعمال اُن کے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں اُن کے کانٹوں کو نہ بوئیں۔ اور اپنے دِلوں کو محض اِس وہم سے خراب نہ کر لیں۔ کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں"۔ (ست بچن صفحہ)

بھائیو! اِس زرّیں اُصول کے تحت ضروری ہے کہ گذشتہ بادشاہوں یا قوموں کی کسی سختی یا زیادتی کو ساحنے لا کر موجودہ پُرامن فضا کو مکدر نہ کیا جائے۔ گذرے ہوئے لوگوں نے جو کچھ کیا۔ اُس کے نتائج خود انہوں نے بُھگت لئے۔ اب اِن باتوں کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ درسی کتابوں سے بھی ایسے واقعات نکال دینا چاہیئے۔ جو انگریزوں کی مرتب تاریخ کی وجہ سے باہمی قومی منافرت اور تلخی پیدا کرنے تھے تاکہ نئی معصوم نسل کے دل و دماغ شروع سے ہی فرقہ واریت کے جذبات سے مسموم نہ ہوں۔

اِس لئے آئیں اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کریں اگر ہم اپنے اندر امن و صلح اتحاد اور رواداری پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو اس کے شیریں پھل بھی ہم ہی کھائیں گے۔ اور ہماری آئیندہ نسلیں پُرامن اور خوشگوار ماحول میں رہ کر اپنے وطن کی خدمت و حفاظت کر سکیں۔

شریمتی اندرا گاندھی نے سن ۱۹۸۲ء میں "بھارت میں مشترک تہذیب میں اسلام کا مقام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"ماضی قریب کے چند برسوں میں ہمارے کچھ مصنّفوں نے تاریخ اور تہذیب کے متعلق کچھ غلط فہمیاں پیدا کی ہیں جس کے نتیجہ میں کچھ لوگ یہ سمجھ گئے ہیں کہ اسلام مسلم حکمرانوں کے ساتھ بھارت میں آیا۔ درحقیقت ہمارے ملک برصغیر کے کچھ حصّوں میں اسلام کا پیغام ہمارے ملک میں مسلمان حکمرانوں کے تسلط سے کافی پہلے پھیل چکا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح جیسے یورپین اقوام کے آنے سے پہلے ہی عیسائیت ہمارے یہاں آ گیا تھا"

...بنایا ہے۔

اب حضرت نظام الدین اولیاء۔ خواجہ معین الدین چشتی اور بابا فرید جیسے صوفیوں اور فقیروں نے اپنے دور کے رہنماؤں اور عوام پر اپنا گہرا اثر چھوڑا۔ جس انداز سے مہاراج گورونانک دیو نے اُن کی تعریف کی ہے۔ اس سے رواداری کا جذبہ اور واضح ہو جاتا ہے۔ علم ریاضی نجوم۔ طب۔ فن تعمیر۔ ادب موسیقی اور ہماری صنعت و حرفت میں اسلام کی خدمات سب پر عیاں ہیں۔"

(رسالہ ہندوستانی مسلمان اور مستقبل ملک کے نازاں شہری ماہ نومبر ۱۹۸۱ء)

رہنما اصول حضرات! تحفظ یکجہتی اور باہمی اتحاد و اتفاق کے سلسلہ میں میں آخر میں یہ بات بھی پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ مختلف پارٹیوں اور قوموں کے مابین اختلاف و رنجش کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ عموماً ایک دوسرے کے لیڈروں اور شخصیتوں کی مناسب عزت و تکریم نہیں کی جاتی۔ بلکہ تقریروں اور تحریروں میں ان کے خلاف بے جا تنقید اور بے بنیاد الزامات عائد کر کے ان کی وفاداری کو یا حب الوطنی کو مشکوک بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیڈروں کی توہین و تذلیل کی صورت میں قوم کے ایک طبقہ میں حکومت سے عدم تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اس طرح خواہ مخواہ ملک کی ترقی میں روک پیدا ہو جاتی ہے۔

بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں فرمایا ہے:۔

اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ۔ (ابن ماجہ)

یعنی اگر تمہارے پاس کسی قوم کا لیڈر آئے (یا اس کا ذکر تمہاری مجلس میں ہو) تو اس کی مناسب عزت و تکریم کرو۔

اگر ہمارے ملک کی ہر قوم اور ہر پارٹی اس فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے عمل کرے۔ تو باہمی تنازعات کی ایک بڑی وجہ دور ہو سکتی ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ

حضرات کرام! یہ وہ دس سنہری اصول ہیں جن پر اگر اہالیانِ وطن صدق دل سے عمل کریں اور اپنے انداز فکر میں تبدیلی پیدا کریں تو اُمید واثق ہے کہ ہندوستان میں بسنے والی قوموں اور مختلف طبقات اور دھرموں کے ماننے والوں میں مضبوط اور پائیدار امن و اتحاد اور نیشنلزم اور نیشنل انٹگریشن پیدا ہو سکتی ہے۔ اور بھارت دیش کے رہنے والے فرقہ وارانہ فسادات اور نسلی اور لسانی اختلافات سے نجات پا کر تعمیری کاموں کے لئے ترقی کی شاہراہ پر چل سکیں گے۔ تب قومی ایکتا کا نعرہ محض ایک نعرہ اور موہوم تمنا نہیں رہے گا۔ بلکہ ایک عملی حقیقت بن کر قوم اور دنیا کے سامنے آئے گا۔

اس بارہ میں B.N. PANDE بی۔ این پانڈے سابق چیئرمین ہسٹری ڈیپارٹمنٹ الہ آباد یونیورسٹی نے فرمایا ہے:۔

کہ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کے انداز فکر کو مثبت اور تعمیری کاموں کی طرف موڑ دیں۔ ہمارا ملک کئی اندرونی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ مثلاً غریبی۔ تعلیم کی کمی۔ جہالت۔ بے روزگاری اور مختلف بیماریاں وغیرہ وغیرہ اور سب سے بڑی اور نقصان دہ بات یہ ہے کہ ہم بیرونی خطروں سے گھرے ہوئے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہندوستانیوں کو آپس میں اعتماد اور بھروسہ ہو اور یہ اعتماد تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کے مذہب۔ زبان اور کلچر (تمدن) کی عزت کریں۔ آج کل تشدد کی جو رو چلی ہوئی ہے اس کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ اسی طرح کیا جا سکتا ہے کہ ہم لوگوں میں قانون کی پابندی و احترام کا جذبہ پیدا کر سکیں۔

جب تک ہم اس بڑھنے والے تشدد کی رو کو جس نے ہماری نیشنل لائف (قومی زندگی) کے ہر پہلو کا احاطہ کیا ہوا ہے سختی سے دبا نہ دیں بڑا خطرہ ہے کہ وہ ہماری سوسائٹی کے ڈھانچے کو توڑ پھوڑ نہ دے۔ اندرونی اور بیرونی خطرات کی موجودگی میں اس امر سے غافل رہنا اور خود کو عملاً لیتا خود کشی کے مترادف ہوگا۔ اس لئے نیشنل انٹگریشن قومی ایکتا وقت کا اہم تقاضہ ہے۔

خدا کرے کہ ہمارے اہل وطن ان زریں اصولوں کو اپنائیں اور امن و صلح باہمی اعتماد و بھروسہ اور محبت و پیار کی فضا میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔

نافع النّاس وجود

یہ سطور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں تحریر کر رہا ہوں۔ محترم امام صاحب مسجد محمود زیورچ (سوئٹزرلینڈ) کی معیت میں مجھے آپ سے بفضلہ تعالیٰ متعدد مرتبہ شرفیاب ہونے کا فخر حاصل ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک خاتون نے حضرت چوہدری صاحب رضی سے آپ کی خیریت دریافت کرتے ہوئے درازی عمر کا ذکر کیا اور کہنے لگیں کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ کرنے سے اُن کی مراد یہ تھی کہ حضرت چوہدری صاحب رضی کی درازی عمر کا خلقت کی نفع رسانی اور بھلائی سے بڑا تعلق ہے۔ اس پر حضرت چوہدری صاحب رضی نے بے اختیاری کے ساتھ فرمایا۔ دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ نافع الناس وجود کون تھا؟ اس جواب میں انکساری کا پہلو واضح ہے۔

چند برس پیشتر کے ایک جلسہ سالانہ کا ذکر ہے جس میں اپنی تقریر کی ابتداء حضرت چوہدری صاحب رضی نے اس شعر سے کی تھی ؎

جان می طلبد یار دمن منتظر اِیں کہ – ایں مژدۂ جاں بخش بجاناں کہ رساند

یعنی دوست مجھ سے جان کا مطالبہ کرتا ہے اور میں اسی بات کا منتظر ہوں کہ یہ جاں بخش مژدہ جاناں کو کون سنائے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل زیورچ۔ سوئٹزرلینڈ۔

بیرون ملک خریداران کے چندہ بدر میں اضافہ

ہندوستان سے باہر کے خریداران بدر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۸۶ء سے بیرون ملک ڈاک کی شرح میں اضافہ کے پیش نظر بدر کے سالانہ زر اشتراک میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ خریداران بیرون سے گذارش ہے کہ آئندہ اپنا چندہ بدر درج ذیل تفصیل کے مطابق ارسال فرمائیں:۔

نام ملک	چندہ ہوائی ڈاک	چندہ بحری ڈاک
ابو ظہبی۔ بحرین۔ اجمان۔ دوبئی۔ کویت۔ امان۔ قطر۔ یمن۔ متحدہ عرب امارات۔ ملائیشیا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ایران۔	۲۶۰/- روپے	۱۳۰/- روپے
بیلجیم۔ چیکوسلواکیہ۔ ڈنمارک۔ فرانس۔ جرمنی۔ برطانیہ۔ ہنگری۔ ناروے۔ پولینڈ۔ اسپین۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ اسرائیل۔ جارڈن۔ آسٹریلیا۔ مشرقی و مغربی افریقہ۔ جاپان۔ لیبیا۔ ماریشس۔	۳۲۵/- روپے	۱۶۰/- روپے
برازیل۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ فجی۔ ٹرینیڈاڈ۔ میکسیکو۔ نیوزی لینڈ۔ سورینیم۔	۳۸۰/- روپے	۱۹۰/- روپے

ضروری وضاحت

بعض نئے قانونی پابندیوں کے باعث صدر انجمن احمدیہ قادیان چونکہ ہفت روزہ بدر کے مالکانہ حقوق سے دست بردار ہو چکی ہے۔ اس لئے خریداران بیرون سے گذارش ہے کہ وہ اپنا سالانہ بدل اشتراک بذریعہ بینک ڈرافٹ، انٹرنیشنل منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر صدر انجمن احمدیہ یا محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بجائے

THE MANAGER BADR WEEKLY QADIAN.

کے نام ارسال کریں۔ واضح رہے کہ سٹیٹ بینک آف انڈیا قادیان برانچ میں مینیجر بدر کا اکاؤنٹ نمبر SB 6659 ہے۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

(حضرت مصلح موعودؓ)

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

قرآن مجید کے بارے میں آنحضرت رسول کریم صلعم کا یہ فرمان ہے کہ نزول القرآن معجزۃ کہ قرآن عظیم کا نزول بجائے خود ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ خود قرآن مجید اپنے متعلق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اِنّا نحن نزّلنا الذکر و اِنّا لہ لحافظون کہ ہم نے ہی اس عظیم آسمانی کتاب کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے اور یہ کہ اِنّہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسّہ اِلّا المطھرون (الواقعہ) یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے ایک چھپی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اس قرآن کی حقیقت کو وہی پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔

پس قرآن مجید خدائے عزّ و جل کا وہ مقدس آسمانی صحیفہ ہے جو دائمی عالمگیر اور اکمل ترین ضابطۂ حیات ہے۔

اس موقعہ پر قرآن مجید کی عظمت اور اس کی حفاظت پر قلم اٹھانے کی تحریک اس لئے ہوئی ہے کہ امریکہ میں رہنے والے ڈاکٹر رشید خلیفہ نے [illegible] مقام میں رہتے ہیں [illegible] Computer علم کی روشنی میں تحقیق کر کے قرآن مجید پر اعتراض کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ انہوں نے اپنی اس تحقیق میں آیت کریمہ علیہا تسعۃ عشر (اس پر ۱۹ مقرر ہیں) کی تشریح کرتے ہوئے قرآن مجید کی مختلف سورتوں اور آیتوں کو اس ۱۹ کے عدد کے ساتھ اس طور سے تطبیق دی ہے کہ:

(۱) :— حضرت رسول کریمؐ کو سب سے پہلی جو وحی نازل ہوئی ہے وہ سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات ہیں جن میں کل ۱۹ الفاظ ہیں۔

(۲) :— ان پانچ آیات میں ۱۹ سے چھ گنے ۷۶ حروف ہیں۔

(۳) :— قرآن مجید کی کل ۱۱۴ سورتیں ہیں جو ۱۹ کے عدد سے چھ گنا زیادہ ہیں۔

(۴) :— ہر سورۃ سے قبل بسم اللہ الرحمن الرحیم درج ہے جبکہ کل ۱۹ حروف پر مشتمل ہے۔

(۵) :— بسم اللہ الرحمن الرحیم میں مذکور اللہ کا لفظ قرآن مجید میں ۲۶۹۸ دفعہ استعمال ہوا ہے جو ۱۹ سے ۱۴۲ گنا زیادہ ہے۔

(۶) :— بسم اللہ میں مذکور الرحمٰن قرآن میں ۵۷ دفعہ آیا ہے جو ۱۹ سے تین گنا زیادہ ہے۔

(۷) :— بسم اللہ میں مذکور الرحیم ۱۱۴ دفعہ آیا ہے جو ۱۹ سے چھ گنا زیادہ ہے — علیٰ ہذا القیاس

ان کی اس تحقیق پر مشتمل یہ تصنیف تامل اور ملایالم وغیرہ زبانوں میں ترجمہ ہو کر یہاں کے علمی طبقہ میں موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔

انہوں نے اس تحقیق کے بعد یہ لکھا ہے کہ چونکہ سورۃ توبہ دیگر سورتوں کی طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہیں کی گئی ہے اس وجہ سے ساری سورۃ بعد میں قرآن مجید میں داخل کی گئی ہے۔ گویا یہ سورۃ الحاقی ہے۔ وہ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی ہر آیت مذکورہ ۱۹ کے عدد سے ضرب دی جا سکتی ہے صرف سورۃ توبہ کی آخری دو آیتوں کے۔ اس وجہ سے کم از کم یہ دونوں آیتیں ضرور الحاقی ہیں۔ بلفظ دیگر اس ظاہر پرست مسلمان محقق نے اپنے خود ساختہ معیار پر قرآن مجید کی ایک سورۃ کے پورا نہ اترنے کی وجہ سے قرآن مجید کی حفاظت اور اس کی عظمت پر ہی انگشت نمائی کی ہے۔ اور چودہ سو سال سے جس میدان میں مخالفین اور معاندین اسلام ناکام و نامراد ہو کر خدا تعالیٰ کے عذاب کے مورد بنے ہیں اسی جگہ پر اس شخص نے ہاتھ ڈالا ہے۔ حالانکہ خود غیروں کو اس بات کا اعتراف ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کی انسانی دسترس سے پاک ہے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا لکھتا ہے ترجمہ:- مغربی محقق کی یہ کوشش کہ ثابت کیا جائے کہ قرآن مجید میں بعد میں الحاقی آیتیں موجود ہیں ناکام و نامراد ہو گئی ہے"۔

سورۃ المدثر کی جس آیت کی بنیاد پر وہ اپنی خود ساختہ تحقیق و معیار کے بل بوتے پر قرآن مجید پر اعتراض کیا ہے اسی سورۃ میں خدا تعالیٰ نے اسے جواب دیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

کَلَّا اِنَّہٗ کَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ۔ سَاُرْہِقُہٗ صَعُوْدًا ۔ اِنَّہٗ فَکَّرَ وَقَدَّرَ ۔ فَقُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ ۔ ثُمَّ قُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ ۔

(المدثر آیت ۱۷ تا ۲۱)

یعنی خبردار وہ میری آیتوں کا دشمن ہے۔ لہٰذا میں اس کو ایسے عذاب میں مبتلا کروں گا جو ہر وقت بڑھتا چلا جائے گا۔ اس نے میری آیتوں پر اپنے طریق پر غور کیا اور غلط اندازہ لگایا۔ اور وہ ہلاک ہو جائے اس نے کیا غلط اندازہ لگایا ہے۔ ہم پھر کہتے ہیں وہ ہلاک ہو جائے اس نے کیا غلط اندازہ لگایا ہے۔

لفظ قَدَّرَ (غلط اندازہ لگایا) کا انگریزی ترجمہ Calculate ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میری آیتوں کا جو شخص اپنی ظاہر پرستی پر مبنی خود ساختہ معیار پر Calculate کرے گا اس کے لئے ہلاکت ہے۔

ان آیتوں میں ڈاکٹر رشید خلیفہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی وعید اور تنبیہ ہے کہ وہ اپنے مسئلہ ۱۹ کی بنیاد پر قرآن مجید کو Calculate کر کے عذاب الٰہی کے نیچے آگیا ہے۔

انہوں نے سورۃ التوبہ کی آخری آیتوں کے بارے میں یہ Calculate کیا ہے کہ چونکہ یہ آیتیں ان کے خود ساختہ معیار پر نہیں اترتی ہیں اس وجہ سے یہ دونوں آیتیں الحاقی ہیں اس کے متعلق اسی سورۃ میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:-

اِنْ ھٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۔ سَاُصْلِیْہِ سَقَرَ ۔ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا سَقَرُ ۔ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۔ لَوَّاحَۃٌ لِّلْبَشَرِ ۔ عَلَیْہَا تِسْعَۃَ عَشَرَ ۔

یعنی یہ کہتا ہے کہ یہ انسانی کلام ہے (یعنی آیتیں الحاقی ہیں) ہم اس طرح کی یاوہ گوئی کرنے والے کو سقر میں ڈالیں گے۔ اور تجھے معلوم ہے کہ سقر کیا چیز ہے (دوزخ) کچھ باقی رہنے نہیں دیتی اور عذاب کا کوئی طریق نہیں چھوڑتی شکلوں کو جلا دیتی ہے۔ اس پر انیس داروغے ہیں۔

گویا کہ ڈاکٹر رشید خلیفہ نے جس عدد (۱۹) کی بنیاد پر تحقیق کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں یا سورۃ التوبہ پوری انسانی کلام ہے اور الحاقی ہیں۔ ایسے دعویدار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے جہنم کی سزا ہو گی جس پر ۱۹ داروغے مقرر ہوں گے! یہ ہے قرآن مجید کا معجزہ۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو قرآن [illegible] فرماتے ہیں:

"اگر قرآن شریف بیہ حقائق و دقائق سے لبالب ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تام نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے"

(ازالۂ اوہام صفحہ [illegible])

جی ہاں ڈاکٹر رشید خلیفہ وہ بے نصیب و بد نصیب ہے کہ نا سمجھ گنہگار بھیڑیوں کو اپنے خود ساختہ ڈبہ میں بند کرنا چاہتا ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"اے بندگانِ خدا یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک

زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔"
(ازالہ اوہام)

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"اس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اسی طرح ہے جس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے اندر کوئی تبدیلی کی ہی نہیں جا سکتی اس کے بعض مضامین کو بدل کر اور نہ ہی اس کے اندر کوئی نئی عبارت بڑھا کر اور نہ اس کا کوئی حصہ کم کر کے۔"
(دعوۃ الامیر صفحہ ۱۳۲)

جب جنگ یمامہ میں سینکڑوں حفاظ قرآن شہید ہوئے تو حضرت عمرؓ کے مشورے پر حضرت ابوبکرؓ نے کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ کو بلا کر حضرت رسول کریم صلعم کی ہدایت کے مطابق قرآن مجید کو ترتیب وار جمع کر کے کتابی شکل میں محفوظ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ انہوں نے قرآن مجید کے حفاظ اور حضرت ام المومنین حفصہ بنت عمرؓ کی مدد سے تمام آیات قرآن کو ترتیب وار جمع کیا اور حضرت عثمانؓ نے اپنے دست مبارک سے اس کی کتابت فرمائی۔

حضرت عثمانؓ کے شدید مخالفین نے بھی جنہوں نے آپ کو شہید کیا تھا اس وقت یہ اعتراض نہیں کیا تھا کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید کی آیتوں میں کوئی رد و بدل کیا تھا یا کوئی اضافہ یا کمی کی تھی یا زیر و زبر میں فرق کیا تھا۔ گویا مسلمانوں کے درمیان شدید اختلافات کے زمانہ میں بھی قرآن مجید کی حفاظت پر کسی قسم کی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ یہ بھی قرآن مجید کا ایک عظیم الشان معجزہ اور اس کی حفاظت پر بین ثبوت ہے کہ حضرت عثمانؓ کے مبارک ہاتھوں سے لکھے ہوئے قرآن کی کاپی آج بھی محفوظ ہے۔ اور اس قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ایک دہریہ حکومت یعنی روس کے سپرد کی ہے۔ یعنی یہ قرآن مجید تاشقند میں محفوظ ہے۔

حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کتابت کی گئی قرآن مجید کی کاپی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے سوویت یونین کے ایک مسلم لیڈر ضیاء الدین ابن احسان بابا خان لکھتے ہیں:-

"سب سے پہلے قرآن مجید حضرت رسول کریم صلعم کے مقدس عہد میں ہی باذن الٰہی ترتیب دی گئی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں اس کا دوبارہ جانچ پڑتال کیا گیا۔ اور حضرت عثمانؓ نے اسے اپنے دست مبارک سے لکھ کر کتابی شکل میں مدون فرمایا اس کے بعد اس کی نقول بصرہ۔ کوفہ۔ دمشق اور مکہ وغیرہ مقامات میں محفوظ کی گئیں۔ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اصل کاپی کی بڑی عزت و احترام کے ساتھ حفاظت کی گئی۔ ابتدائی زمانہ کے حفاظ اپنے حفظ کئے گئے حصوں کا موازنہ کرنے کے لئے اس کاپی کو استعمال کیا کرتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق پہلی صدی ہجری میں ہی یہ کاپی سمرقند پہنچائی گئی تھی۔ ۱۸۶۹ء تک وہ وہیں پر محفوظ رہی۔ ۱۸۶۹ء میں زار کے کارندوں نے اسے St Petersburg میں لے جا کر وہاں کی پبلک لائبریری میں حفاظت سے رکھ دی۔ اس کے بعد ۵ر اگست ۱۹۲۳ء کو وسط ایشیاء کے ترکستان میں اسے منتقل کیا گیا۔ بالآخر تاشقند کے میوزیم میں نہایت حفاظت کے ساتھ رکھ دی گئی۔ ۱۹۲۳ء میں جب وسط ایشیاء مسلم کانگریس کی کانفرنس بلائی گئی تھی تو اس کی نمائش کی گئی تھی۔ اور آج بھی مذکورہ کاپی (حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن) وہاں کے میوزیم میں محفوظ ہے۔"
(اسلام اینڈ دی مسلمز اِن دی لینڈ آف سوویت صفحہ ۹۰)

اس طرح خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت فرمائی۔ اور آج بھی دنیا کے کونے کونے میں لاکھوں حافظوں کے سینہ میں قرآن مجید محفوظ ہے لہٰذا قرآن مجید میں کسی قسم کے اضافہ یا الحاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نیز قرآن مجید کے ایک محفوظ آسمانی صحیفہ ہونے کا اعتراف خود غیروں کو بھی ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور نے اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" (صفحہ ۲۳ و صفحہ ۲۸) میں باسورتھ سمتھ نے اپنی کتاب "محمدؐ اینڈ محمڈن ازم" (صفحہ ۱۴ اور صفحہ ۱۸) میں ایڈورڈ لین نے اپنی کتاب "سلیکشن فروم قرآن" میں بارکن ہیڈلے نے اپنی کتاب "محمڈ قرآن اینڈ مسلمز" میں ریورنڈ مارگولیوتھ نے اپنی کتاب "محمدؐ اینڈ ہز سکسیسرز" میں، ایچ۔ اے۔ آر۔ گب نے اپنی کتاب "محمڈن ازم" میں۔ Steingass نے اپنی کتاب Hughs Dictionary of Islam میں Sell نے اپنی کتاب "ہسٹوریکل ڈیولپمنٹ آف قرآن" میں اور Maurice Bucaille نے اپنی کتاب "دی بائیبل، قرآن اینڈ سائنس" میں نہایت واضح رنگ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ صرف قرآن مجید ہی وہ واحد آسمانی صحیفہ ہے جو کہ صدیوں سے کسی قسم کی تحریف و تبدیلی اور الحاق و اضافہ کے بغیر محفوظ ہے۔ پس مکرم رشید خلیفہ سے میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع

۱۰ر ۱۱ر ۱۲ر اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز

لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۰ر ۱۱ر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"اجتماع کے انعقاد کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ انڈیا میں احمدیت کی قبولیت کے آثار ہیں۔ اور یہ ایک انقلابی دور ہے۔"

تمام لجنات سے گذارش ہے کہ اس پہلے سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں کے ساتھ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نویں اور اطفال الاحمدیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۰ر ۱۱ر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ نمائندگان مجالس اس کے مطابق ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شامل ہو کر علمی اور روحانی پروگراموں سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منقولات

"تمہاری بات نہیں بات ہے زمانے کی"

فرقہ وارانہ اور مذہبی تعصب کی آگ.....!

جمعہ خان کے قلم سے

اگر کوئی یہ کہے کہ میں پہلے مسلمان ہوں اور بعد میں انسان ہوں تو وہ غلط کہتا ہے۔

دینی عقیدے کے لحاظ سے دنیا کے تمام لوگ آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔ وہ سب انسان ہیں اور ان سب کو اللہ نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے صرف مسلمان کو اشرف المخلوقات قرار نہیں دیا گیا۔

انسان امریکہ میں پیدا ہوا، افریقہ میں، یورپ میں پیدا ہوا، آسٹریلیا اور ایشیا میں، پہلے وہ انسان ہے اس کے بعد اسے قبیلوں میں تقسیم کیا گیا تاکہ ایک دوسرے کی شناخت میں سہولت ہو پھر زبان، ثقافت، علاقہ اور مذہب وغیرہ کی بنیاد پر مزید تقسیم ہوئی۔

اللہ ان سب انسانوں کا خالق ہے جو دنیا میں آئے چاہے وہ کسی بھی براعظم میں رہتے ہوں اور اللہ کو مانتے ہوں یا نہ مانتے ہوں۔ اسی طرح اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہے تمام انسانوں کے لئے ہے کسی بھی مذہب کو ماننے والے لوگ اور کسی مذہب کو نہ ماننے والے لوگ سب ہی اس مقدس کتاب سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ نے اپنی اس آخری کتاب مقدس میں ہر جگہ صرف مسلمانوں سے خطاب نہیں کیا تمام بندوں سے خطاب کیا ہے اور تمام انسانوں سے بھی خطاب کیا ہے۔

کسی کا مذہب یا عقیدہ کچھ بھی ہو وہ ہم کو پسند ہو یا نہ ہو یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی دل آزاری نہ کریں ہمیں تبلیغ کا حکم ہے طاقت استعمال کرنے کا حکم نہیں۔ اللہ نے صاف صاف الفاظ میں کہا ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر نہ کرو اسی بنیاد پر مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔

مسلمانوں میں ہی کچھ لوگوں نے جو خود کو عالم دین بھی کہتے ہیں قرآن مجید کی سچی تعلیمات کو فراموش کر دیا اور مذہبی جنون پھیلانے لگے اور فرقہ واریت کی آگ لگانے لگے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان متحد ہونے کے بجائے مختلف گروہوں میں بٹ گئے ہر گروہ خود کو دوسرے سے زیادہ اچھا مسلمان قرار دینے لگا اور مخالف گروہ کو دوزخی قرار دیا جانے لگا۔ قرآن کا حکم تو یہ تھا کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو لیکن کمزور عقائد کے سیدھے سادے مسلمانوں نے اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کی بجائے غیر مستند ملاؤں کے دامن کو پکڑ رکھا ہے جو انہیں فرقہ واریت سے بچانے کی کوشش کے بجائے عقائد کے اختلاف کو ہوا دے کر مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑا رہے ہیں۔ جھگڑا اب اتنا بڑھ چکا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جسے نظریاتی مملکت بھی قرار دیا جاتا ہے مسجدیں اکھاڑا بن گئیں اور پولیس مختلف مساجد کو بند کرنے پر مجبور ہو گئی۔ ان کے دروازوں پر قفل لگ گئے اور پولیس کا پہرہ بھی لگا دیا گیا۔ یہ ایک ایسی صورتحال ہے جس پر ہر سمجھدار مسلمان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔

مسلمان فرقوں کے درمیان جو کشیدگی بڑھ رہی تھی اسے ختم کرنے کے لئے کوئی منظم مؤثر جدوجہد نہیں کی جا سکی۔ اور بار بار ہولناک فسادات ہو چکے ہیں جو صرف فرقہ وارانہ جنون اور مذہبی تعصب بازی کا نتیجہ تھے۔

چند ہفتے پہلے پنجاب کے علاقہ رحیم یار خاں میں کچھ لوگوں نے کسی معقول وجہ کے بغیر اچانک ایک گرجا گھر پر حملہ کر کے اسے نقصان پہنچایا تھا اور ابھی اس افسوسناک واقعہ کی مذمت کا سلسلہ جاری تھا کہ سکھر سے ایک مندر پر حملہ کی خبر آگئی توڑ پھوڑ کی ان وارداتوں میں جنونی مسلمان ملوث ہیں جو ملاؤں کے زیر اثر ہیں اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ایسی وارداتوں سے نہ صرف اسلام بلکہ پاکستان بھی تمام دنیا میں بدنام ہوتا ہے مختلف ملکوں میں ان وارداتوں کا سنگین ردعمل بھی ہو سکتا ہے جس سے ملک و قوم کو بھاری نقصان پہنچے گا۔

پہلے تو کچھ جنونی مسلمان سڑک چھاپ ملاؤں کی باتوں میں آکر مسلم فرقوں کی عبادت گاہوں کو ہی نقصان پہنچا رہے تھے اب مذہبی تعصب اتنا بڑھ گیا ہے کہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں پر بھی حملے ہونے لگے عیسائیوں کا گرجا گھر محفوظ نہیں رہا اور ہندوؤں کا مندر بھی محفوظ نہیں رہا۔ اسلام اسلام کے نعرے لگانے والے خطرناک کھلاڑیوں کو سمجھنا چاہیے اور یہ سمجھیں کہ مذہبی جنون کو ہوا دینے سے فائدہ پہنچ رہے ہیں یا نقصان ہو رہا ہے۔

اسلام کو دین فطرت کہا جاتا ہے ہر لحاظ سے یہ دین محبت ہے اس کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہر انسان دوسرے انسان سے محبت کرے رنگ نسل زبان مذہب اور وطن کی تفریق کو پیش نظر نہ رکھا جائے۔ اس لئے کہ تمام انسان آدم اور حوا کی اولاد ہیں لیکن آج مسلمان کو مسلمان سے لڑایا جا رہا ہے اور اقلیتوں سے مساوی سلوک کے اعلانات کے باوجود ان میں بعض عناصر خوف و ہراس پھیلا رہے ہیں ان کے لئے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کر دیں یا ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔

تحفظ ختم نبوت کے نام پر احمدیوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اخبارات میں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں کہ سندھ کے مختلف علاقوں سے زیادہ احمدیوں کی جان لی جا چکی ہے اور اتنے ہی احمدیوں پر قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں قاتل پکڑے گئے یا نہیں اور ان کو کیا سزا دی گئی اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔

سوال یہ نہیں ہے کہ کون احمدی ہے؟ کون عیسائی ہے؟ اور کون ہندو ہے؟ سوال صرف یہ ہے کہ جس کی دل آزاری کی جا رہی ہے اور جس کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے وہ انسان ہے یا نہیں اور پاکستانی ہے یا نہیں اگر وہ انسان ہے تو آدم اور حوا کی اولاد ہونے کے باعث ہمارا بھائی ہے اگر وہ پاکستانی بھی ہے تو ہمارا ہم وطن ہے اب یہ سوچئے کہ کیا ہم اپنے بھائی اور اپنے ہم وطن کو قتل کریں اس کی املاک کو تباہ کریں اس کی عبادت گاہوں کو تباہ کریں اور اس کی دل آزاری کریں؟ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو پھر ہمارا ٹھکانہ جہنم ہے۔

میں جھوٹ بول سکتا ہوں لوگ وعدہ خلافی کر سکتے ہیں ایسا ہو گا جو اپنا وعدہ پورا نہ کرے لیکن اللہ سچا ہے اور اس کا ہر وعدہ پورا ہو گا۔ اس کا وعدہ یہ ہے کہ اگر تم حقوق اللہ ادا نہیں کرتے تو میں غفور اور رحیم ہوں تم کو معاف کرنے کی قدرت رکھتا ہوں لیکن اگر تم نے حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق ادا نہ کئے تو جب تک وہ بندے تمہیں معاف نہ کریں جن کو تم نے نقصان پہنچایا میں تمہیں معاف نہیں کر سکوں گا۔

صرف مسلمان، اللہ کے بندے نہیں ہیں تمام انسان، اللہ کے بندے ہیں چاہے وہ ہندو ہوں، عیسائی ہوں، یہودی ہوں، احمدی ہوں، اسماعیلی ہوں، دیوبندی ہوں، بریلوی ہوں، شیعہ ہوں، اہلحدیث ہوں، امریکی ہوں یا افریقی ہوں۔

میرا پڑوسی مسلم ہو یا غیر مسلم دینی لحاظ سے اور ایک اچھے شہری ہونے کی وجہ سے بھی یہ میرا فرض ہے کہ میں اسی طرح اس کی جان و مال کی حفاظت کروں جس طرح اپنی جان و مال کی حفاظت کرتا ہوں اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کروں اور اگر وہ اپنی کسی خوشی میں مجھ کو شرکت کی دعوت دے تو اسے خوشی کے ساتھ قبول کروں۔

جس طرح میں اپنے عقیدے کو جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں اسی طرح دوسرے بھی اپنے اپنے عقائد پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں چنانچہ عقائد کی بنیاد پر محاذ آرائی کا جو بھی انجام ہو گا اس کا معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی اندازہ لگا سکتا ہے۔

حکومت، علمائے کرام، سیاستدانوں اور ان تمام مذہبی شخصیتوں کو جو عوام پر اثر و رسوخ رکھتی ہیں اپنے تمام وسائل سے یہ تبلیغ کرنی چاہیے کہ اپنے عقیدہ پر قائم رہو دوسروں کے عقیدے کو نہ چھیڑو۔

کوئی مذہب نفرت نہیں سکھاتا اور خاص طور پر اسلام نے انسانوں کے درمیان محبت کے جس رشتے کی بنیاد رکھی ہے اسے مضبوط کئے بغیر ہم تنگ نظری، تعصب اور فرقہ واریت پر قابو نہیں پا سکتے۔ (روزنامہ امروز)

نصاب دینی امتحان انصار اللہ بھارت

ہفت روزہ بدر مجریہ ۱۴ اگست میں شائع شدہ اعلان سے جملہ مجالس انصار اللہ بھارت کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ محترم صدر مجلس کی منظوری سے امتحان دینی نصاب اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کی تاریخ میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ امتحان ۲۸ ستمبر کی بجائے انشاء اللہ مورخہ ۹ نومبر بروز اتوار ہوگا۔ اُمید ہے کہ تمام زعماء اعلیٰ و زعماء کرام اس بابرکت دینی امتحان میں اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ انصار بھائیوں کو شریک کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو بار آور کرے اور انہیں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

لائحہ عمل بابت سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے مطابق امتحان کے لئے خواندہ اور ناخواندہ انصار کے علیحدہ علیحدہ دو معیار قائم کئے گئے ہیں۔ ہر دو معیاروں کے نصاب درج ذیل ہیں :-

نصاب معیار اوّل (خواندہ انصار)

- قرآن کریم : پہلا پارہ (الٓمّٓ) مکمل با ترجمہ۔
- حدیث شریف : چالیس جواہر پارے (مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) پہلی دس احادیث با ترجمہ۔
- کتب سلسلہ : ضرورت الامام (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مکمل۔
- متفرق : آخری پارہ (عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ) کی آخری پانچ سورتیں مع ترجمہ زبانی۔

نصاب معیار دوم (ناخواندہ انصار)

- قرآن کریم : پہلے پارے (الٓمّٓ) کا ربع اوّل با ترجمہ۔
- حدیث شریف : چالیس جواہر پارے (مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) پہلی پانچ احادیث با ترجمہ۔
- کتب سلسلہ : ضرورت الامام (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مکمل۔
- متفرق : آخری پارہ (عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ) کی آخری پانچ سورتیں از خود حفظ۔

نوٹ :- معیار اوّل کا پرچہ امتحان سو نمبروں پر مشتمل ہوگا جو تحریری لیا جائے گا۔ جبکہ معیار دوم کا پرچہ پچاس نمبروں پر مشتمل ہوگا جو زبانی لیا جائے گا۔ لہٰذا ہر دو معیار کے انصار بھائیوں کو اس کے مطابق امتحان کی تیاری کروائی جائے۔ معیار دوم کے زبانی امتحان میں شامل انصار کے اسماء اور حاصل کردہ نمبرات کی فہرست معیار اوّل کے حل شدہ پرچوں کے ہمراہ دفتر مرکزیہ کو بھجوائی جائے۔ تا مجموعی نتیجہ تیار کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ ہر دو معیاروں کے امتحان میں کامیاب ہونے والے انصار کو سند کامیابی اور اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار کو سند امتیاز اور انعامات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔

زعماء اعلیٰ و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی مجلس کے امیدواران معیار اوّل اور معیار دوم کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں ۱۵ ستمبر کے آخر تک دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں تا ان کی روشنی میں مطلوبہ تعداد کے مطابق سوالات کے پرچے تیار کر کے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ پر مجالس کو مہیا کئے جا سکیں۔ اگر کوئی مجلس کتب نصاب قیمتاً منگوانا چاہے تو وہ اپنی ضرورت سے فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو آگاہ کرے۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

خود تلاش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

”وہ لوگ جنہوں نے سب سے پہلے تحریک کی قربانیوں میں عظیم الشان حصہ لیا تھا ہمارے ماں باپ یا بعضوں کے دادا ہونگے اور ان لوگوں نے پہلا قدم اُٹھایا ہے عظیم الشان نیکی کی طرف اور یہ تمام دُنیا میں جو کثرت کے ساتھ جماعتیں پھیل گئی ہیں اور ملک ملک اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے خدام نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے ہیں اور غیروں کو اسلام سکھا رہے ہیں یہ ساری برکت ان قربانی کرنے والوں کی قربانی کی ہے۔ جنہوں نے دفتر اوّل کا آغاز کیا تھا۔ عورتیں کیا اور مرد کیا اور بچے کیا عجیب عاشقانہ رنگ میں نہایت غریبانہ حالت کے باوجود انہوں نے بڑا بوجھ اُٹھایا جو توقع سے بڑھ کر تھا اور پھر اس کو مسلسل تا زندگی وفا کے ساتھ نبھاتے رہے ہیں۔ اس لئے میں نے یہ بھی تحریک کی تھی کہ جن کے والدین نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا اور وہ فوت ہو گئے وہ صدقہ جاریہ کے طور پر اپنے والدین کے احسان کے طور پر یا اپنے دادا یا اور بزرگوں کے احسان کے طور پر جہاں سے وہ چندہ منقطع ہوا تھا وہاں سے چندہ کو دوبارہ شروع کر دیں اور چونکہ اس زمانہ کے مالی حالات کے پیش نظر وہ بہت بڑی رقمیں نظر نہیں آتیں آج کل کے حساب سے اگر دیکھا جائے۔ اس لئے ہر شخص کے بس میں ہے۔ چونکہ ان لوگوں کے خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت دنیاوی وجاہت پا گئے ہیں اور مالی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنی عطا فرمائی ہے۔ ہمیں تعیش عطا فرمائی ہیں۔ اس لئے اگر وہ سابقہ تقاضا بھی دینے کی کوشش کریں تو ہرگز بعید نہیں ہے کہ وہ نہ صرف دیں بلکہ بڑھا کر دیں۔ چند بچے بھی اگر مل کر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کے نام کو مرنے نہیں دینا اور قیامت تک ہماری نسلیں ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں گی تو ایک بہت ہی عظیم الشان قدم اُٹھایا جائے گا اور جو لوگ اس میں حصہ لیں گے ان کے نام بھی اللہ کے رجسٹر میں ہمیشہ زندہ رہیں گے...... اس لئے بھی جس احمدی کے کانوں تک یہ آواز پہنچے وہ تلاش کرے خود کہ میرے والدین یا میرے دادا یا پڑدادا نے یا بعض اور بزرگوں نے حصہ لیا تھا اس میں۔ تحریک جدید میں اگر لیا تھا تو پھر اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی ایسے بزرگ ہوں جن کی اولاد نہ ہو۔ لاوارث مر چکے ہوں غریب تھے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ بہر حال تو میری تحریک جدید سے یہ گزارش ہے کہ ان کے نام میرے سپرد کریں۔ میری خواہش ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی چندہ دوں۔“

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۸ اور ۱۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۵ ہش (۱۹۸۶ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ اور زعمائے کرام سے گزارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

برائے صوبہ مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھرا

نظام تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی مہم اور غلبہ اسلام کا جہاد زور شور سے جاری ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور وقت کے تقاضا کے پیش نظر چندہ تحریک جدید میں نمایاں اور معیاری اضافہ کے ساتھ ادائیگی لازمی ہے. درج ذیل پروگرام کے مطابق انسپکٹر صاحب آپ کی جماعت میں پہنچ رہے ہیں امید ہے کہ آپ کما حقہٗ تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۱۵ ۹/۸۶
بمبئی	۱۷ ۹/۸۶	۳	۲۰
گلبرگہ	۲۱ —	۱	۲۲
شاہ آباد	۲۲	½	۲۲
یادگیر	۲۳	۴	۲۷
دیودرگ	۲۷	۱	۲۸
تیماپور	۲۸	۱	۲۹
ہبلی، لونڈہ، بلگام	۳۰	۲	۲ ۱۰/۸۶
سوروب	۲ ۱۰/۸۶	۱	۳
ساگر	۳	۱	۴
شیموگہ	۴	۲	۶

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
مرکرہ	۷ ۱۰/۸۶	۲	۹ ۱۰/۸۶
بنگلور	۱۰ —	۳	۱۳
مدراس	۱۴	۳	۱۷
حیدرآباد سکندرآباد	۱۸	۱۰	۲۸
عادل آباد	۲۹	۱	۳۰
چندہ پور کاماریڈی	۳۱	۱	۱ ۱۱/۸۶
جڑچرلہ محبوب نگر	۲ ۱۱/۸۶	۱	۳ ۱۱/۸۶
چنتہ کنٹہ ووڈمان	۳	۴	۷
کرنول	۷	۱	۸
حیدرآباد	۸	۲	۱۰ ۱۱/۸۶

اظہار تشکر اور درخواست دعا

میرے شوہر مرحوم مکرم مستری محمد حسین صاحب کی وفات پر بہت سے بہن بھائیوں کے ہمدردانہ خطوط موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں۔ لہٰذا اعلان ہٰذا کے ذریعہ میں تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور مجھے توفیق دے کہ میں اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کرسکوں جس کی خواہش مرحوم کو تھی۔ آمین

خاکسار:۔ ہاجرہ بیگم بیوہ مستری محمد حسین صاحب مرحوم

دُعائے نعم البدل

میرے بھائی مکرم عبدالرحمٰن نسیم صاحب کا منجھلا بیٹا "کوثر احمد" چند روز بخار میں مبتلا رہ کر بعمر ۶ سال مورخہ ۳/۸۶ ۴ کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ قارئین سے والدین اور دوسرے تمام عزیزان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار:۔ سیفر احمد شمیم قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475.
RESI. 273903
CALCUTTA -700073-

"الخیر کلّہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA
PHONE 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD.
CRRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET CALCUTTA -700072-

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش: سن رائز ربڑ پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2. TOPSIA ROAD CALCUTTA -700039.

ھُوَ النّاصِر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر ۶۱۔۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلے کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹوونگس
AUTOWINGS,
13-SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS-600004-
PHONE 76360
14350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

پیشکش: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ہول سیل [illegible] روڈ [illegible] (ریاست [illegible])
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر: 294

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

—(پیشکش)—

SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL HYDERABAD 500002
PH NO - 522860

ارشاد نبوی ﷺ
الظلم ظلمات یوم القیامۃ
ترجمہ: ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں میں ہوگا (متفق علیہ)

محتاج دعا: اراکین جماعت بمبئی (مہاراشٹرا)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ، اسلام آباد، کشمیر	گلڈ لائٹ الیکٹرانکس اننت ناگ روڈ، اسلام آباد، کشمیر

ایکسپائر ریڈیو، ٹیلی ویژن، آڈیو ایلکٹرانکس مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
• جو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
• عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل
• امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان کی تذلیل
(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO - 6AL

حیدرآباد (آندھرا پردیش) فون نمبر: 42301

لیمبریٹا سکوٹروں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد، حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم)
"ALLIED" ٹیلیگرام
فون نمبر: 42995

الائیڈ پروڈکٹس
سپلائرز: کرشڈ بون، بون میل، بون سینیوس، ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)
نمبر ۴۰/۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن، حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

MR®
CALCUTTA - 15 -
پیش کرتے ہیں:
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!